جلد : 11
شمارہ : 05
شعبان : 1438ھ
مئی : 2017ء

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (القران)
اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے، سمجھے (پ۲۷ سورۃ القمر)

ISSN : 2305-6231

ماهنامه

حکمتِ بالغہ

جھنگ

مدیر مسئول : انجینئر مختار فاروقی

مشاورت
ڈاکٹر محمد سعد صدیقی
حافظ مختار احمد گوندل
پروفیسر خلیل الرحمٰن
محمد فیاض عادل فاروقی

مدیر معاون و نگران طباعت	مفتی عطاء الرحمٰن
تزئین وگرافکس	جوّاد عمر

قانونی مشاورت
محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ
چودھری خالد اثیر ایڈووکیٹ

اہل ثروت حضرات سے تاحیات زرتعاون سترہ ہزار روپے یکمشت	سالانہ زرتعاون: اندورنِ ملک 400 روپے / قیمت فی شمارہ 40 روپے

ترسیل زربنام : انجمن خدام القرآن رجسٹرڈ جھنگ

قرآن اکیڈمی جھنگ
لالہ زار کالونی نمبر 2، ٹوبہ روڈ جھنگ صدر
پاکستان پوسٹ کوڈ 35200
047-7630861-7630863

Web site:
www.hikmatbaalgha.com
www.hamditabligh.net
Email: hikmatbaalgha@yahoo.com

پبلشر: انجینئر مختار فاروقی
طابع: محمد فیاض، مطبع: سلطان باہو پریس فوارہ چوک جھنگ صدر

اَلْکَلِمَۃُ الْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ وَجَدَ ھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا(ترمذی)

حکمت کی بات بندۂ مومن کی گم شدہ میراث ہوتی ہے جہاں کہیں بھی وہ اس کو پائے وہی اس کا حقدار ہے

مشمولات

1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات		3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		5
3	حرفِ آرزو	انجینئر مختار فاروقی	6
4	سیرۃ امام المرسلین ﷺ (سلسلہ وار 11)	ساجد محمود مسلم	11
5	دوبئی اور گوادر کا مستقبل؟	محمد نذیر یٰسین	26
6	ملت اسلامیہ کی عملی زندگی کے ہمہ جہت انحطاط کے علاج کا نسخہ	عبدالرشید ارشد	36
7	برطانیہ میں قبولِ اسلام پر ایک نظر		47
8	حرمت رسول ﷺ پر جان بھی قربان ہے	محمد منظور انور	51
9	THINGS THE MUSLIMS INTRODUCED TO THE WORD		64

ماہنامہ حکمت بالغہ میں قلمی تعاون کرنے والے حضرات کے مضامین معلومات کے تبادلے اور وسیع تر انداز میں خیر کے حصول اور شر سے اجتناب کے لیے چھاپے جاتے ہیں اور ادارے کا مضمون نگار حضرات سے تمام جزئیات میں اتفاق ضروری نہیں۔

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو حوالہ ڈاک کر دیا جاتا ہے نہ ملنے کی صورت میں 6 تاریخ تک دفتر رابطہ فرمائیں (ادارہ)

قرآن مجید

کے ساتھ

چند لمحات

مکمّل

سُورَةُ التَّكَاثُرِ

اس سورۃ مبارکہ میں اُن لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جن کو مال و دولت کی بہتات کی حرص نے دنیاداری میں ایسا مشغول کیا کہ انھوں زندگی بھر سوچا ہی نہیں کیا کہ ایک یقینی مرحلہ حساب و کتاب اور جزا و سزا کا بھی آنے والا ہے۔ اگر دنیا میں رہتے ہوئے دلائل صحیحہ پر غور کرتے تو آخرت کا یقینی علم حاصل ہو جاتا پھر اس دنیاوی مال و دولت کی حرص اور آخرت سے غفلت میں نہ پڑتے۔ وہاں تو وہ جہنم کو لازماً آنکھوں سے دیکھیں گے تو فوراً یقین آ یا جائے گا (لیکن اس یقین کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا) اور وہاں ضرور بضرور پوچھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں عطا کی تھیں ان کو اُس کی رضا حاصل کرنے میں کتنا لگایا اور کتنا اپنے نفس اور شیطان کو خوش کرنے میں لگایا۔

(102) سورۃ التَّکَاثُر
اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ
(آیات 01-08)

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ O

لوگو! تمھیں (مال کی) طلب میں مبالغہ نے غافل کر دیا

حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ O

یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پڑے

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ O

دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ O

پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ O

دیکھو اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے)

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ O

(اب تو) تم ضرور دوزخ کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھو گے

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ O

پھر تم اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھو گے

(تو گویا وہ ہوگا) آنکھوں دیکھا یقین

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ O

پھر اس روز تم سے لازماً (ان بہت ساری) نعمتوں کی فراوانی پر

تمہارے شکر یا کفرانِ نعمت (کے جذبات) کا سوال کر کے

دائمی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ کر دیا جائے گا

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

فَإِنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ
وَالدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ

بے شک تم آخرت کے لیے بنائے گئے ہو

اور دنیا تمہارے لیے بنائی گئی ہے (الحدیث)

بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ

قَالَ یَوْمًا وَحَضَرَ رَمَضَانُ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ، فِيهِ خَيْرٌ يُغَشِّيكُمُ اللّٰهُ فِيهِ، فَتَنْزِلُ الرَّحْمَةُ، وَتُحَطُّ الْخَطَايَا، وَيُسْتَجَابُ فِيهِ الدُّعَاءُ، فَيَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى تَنَافُسِكُمْ، وَيُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ، فَأَرُوا اللّٰهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا، فَاِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيهِ رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (طبرانی، عن عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ)

ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ماہِ رمضان کے آنے پر ارشاد فرمایا: لوگو! تمہارے پاس برکت والا مہینہ رمضان آیا ہے جس میں بڑی خیر ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے، پھر تم پر خاص رحمت نازل ہوتی ہے اور خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ تمہارے نیک کاموں میں سبقت کو دیکھتا ہے تو اپنے فرشتوں سے تم پر فخر کرتا ہے، لہٰذا تم اللہ کو اپنی نیکی دکھاؤ۔ بے شک بدنصیب ہے وہ آدمی جو اس مہینے میں بھی اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم رہ جائے۔

حرفِ آرزو

وزیراعظم کے سر پر
مُعلّق نااہلی کی تلوار کیوں؟

انجینئر مختار فاروقی

- حکمرانی اور سیاست دین کے ساتھ ہو تو اعلیٰ درجے کی نیکی اور خدمت خلق ہے جبکہ دین سے جدا ہو تو چنگیزی اور سفّاکی بن جاتی ہے اور عوام جن کی خدمت اور بہبود کے لیے یہ اجتماعی ادارہ وجود میں آتا ہے عوام ہی کے خون کا پیاسا اور قاتل بن جاتا ہے اور ایسے ماحول میں عوام کی زندگی ایک عذاب بن جاتی ہے۔

پہلی طرح کی حکمرانی کی اعلیٰ ترین مثال خلافت راشدہ کی مثال ہے جو انسان کے اجتماعی شعور میں عوامی، فلاحی اور آسمانی ہدایت سے مزیّن خداشناس حکمرانی کے طور پر ثبت ہے تاہم مسلمانوں کے ہاں بعد کے ادوار میں بھی بکثرت اور غیر مسلموں کے ہاں بعض نیک سیرت اور خداترس حکمرانوں کے تذکرے بھی مل جاتے ہیں۔ دوسری طرح کی حکمرانی کی مثالیں غیر مسلم حکمرانوں میں بکثرت ہیں جبکہ مسلمانوں کے ہاں بھی کئی حکمران دین سے دُوری کی وجہ سے اِسی بربریّت اور سفّاکی کی مثال بن گئے۔ فراعنہ مصر اور عراق کے نمرود بادشاہ، سائبیریا سے آنے والے حملہ آوروں کی تشکیل کردہ حکومتیں اسی طرح کی تھیں جبکہ رومی اور یونانی طرز حکومت اسی کی عبرتناک مثالیں ہیں۔

- عملی لحاظ سے ایک تیسری قسم کی حکمرانی کا انداز بھی ملتا ہے اور وہ تاریخ کا حصہ ہے کہ آسمانی ہدایت سے انکاری حکمران یا آسمانی ہدایت کو تسلیم کرتے ہوئے بھی آسمانی ہدایت پر

عمل درآمد نہ کرنا اور اس کا نفاذ نہ کرنا ایک ناقابل معافی جرم ہے۔ حکمران، اپنے اقدامات سے آسمانی ہدایت کا راستہ روکنا اور اس کو مشکوک بنانا جیسا طرزِ عمل اختیار کریں تو ایسی حکومت کو اللہ تعالیٰ جلد غیر مستحکم کر دیتا ہے اور ختم کرا دیتا ہے۔

- قرآن مجید میں سورۂ نساء میں دو جگہ ایک ہی مضمون بیان ہوا ہے۔ آیت 48 میں یہود کے تذکرہ کے بعد یوں کہا گیا ہے کہ آسمانی ہدایت کو مان کر اس پر عمل نہ کرنا اور اس کے تقاضے پورے نہ کرنا اور محمد ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت کا انکار کرنا وہ گھناؤنا عمل ہے جس کو شرک سے تعبیر کیا گیا اور اس کو ناقابل معافی جرم قرار دیا جبکہ چند رکوع بعد منافقین کے تذکرے کے بعد ہُو بہو وہی الفاظ (آیت 116) وارد ہوئے ہیں گویا مسلمان ہوں اور اللہ، رسول ﷺ اور قرآن مجید کو مانتے ہوں اور پھر اس پر عمل نہ ہو اور اجتماعی زندگی کے احکام میں شریعت کے احکام سے علی الاعلان رُوگردانی ہو، یہ جرم بھی شرک ہی ہے اور ناقابل معافی ہے۔

اوپر درج دونوں صورتوں میں جو طرزِ عمل بیان ہوا ہے اس میں انسان کو چونکہ اصلاحِ احوال اور توبہ کی توفیق ملتی ہی نہیں اس لیے فرمایا کہ ناقابل معافی جرم ہے۔

- پاکستان کی تاریخ کے ستر سال، حکومتوں کے آنے جانے اور بننے بگڑنے کے عمل کا ایک تسلسل ہے۔ بعض صورتوں میں احکام خداوندی سے بالا رادہ اعراض اور بعض صورتوں میں آسمانی ہدایت کے تقاضوں سے روگردانی کے واقعات ہی کا دوسرا نام پاکستان کی سیاسی تاریخ ہے۔
- مسلم لیگ (ن) تیسری بار وزارتِ عظمیٰ کے منصب پر فائز ہے اور جناب نواز شریف صاحب وزیر اعظم ہیں۔ گزشتہ ادوار کی طرح ان کی حکومت اپنی اسلام سے وابستگی، نظریۂ پاکستان پر غیر متزلزل یقین، علامہ اقبال اور قائد اعظم محمد علی جناح کے نظریات کی حامل مسلم لیگ (ن) کے اقتدار میں اکثریتی پارٹی ہونے کے باوصف سیاسی سطح پر اپوزیشن جماعتوں کے دباؤ کا مسلسل شکار ہیں۔

وزیر اعظم کی غیر مستحکم پوزیشن کی حقیقی وجہ

- موجودہ حالات میں بھی کئی طرح کے تجزیے کیے جا رہے ہیں اور ہر روز حالات کا رُخ بدل رہا ہے۔ تاہم ان تجزیوں کے پس منظر میں ایک نقطۂ نظر جنوبی ایشیا کے مسلمان عوام کے

اجتماعی شعور اور ملّت اسلامیہ کے سیاسی مستقبل سے متعلق مفکّرِ پاکستان علامہ اقبال اور بانی پاکستان محمد علی جناح کا بھی ہے۔

ہمارے نزدیک پاکستان کے سیاسی حالات کے اتار چڑھاؤ اور حکومتی اکھاڑ پچھاڑ میں پاکستان کی 'ماں' جماعت مسلم لیگ کے کارپردازان اور ارباب حل وعقد کی نظریۂ پاکستان سے بے وفائی اور غدّاری ہی اصل وجہ ہے۔ گزشتہ چالیس سالوں میں پیپلز پارٹی سے اقتدار کا ہر بار مسلم لیگ کو منتقل ہوتا دراصل مفکّرِ پاکستان کے نظریات کی طرف پیش رفت کا ایک اور موقع فراہم ہونے کا نام ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ مسلم لیگ (ن) نے ہر بار موقع ملنے پر نظریۂ پاکستان اور تعلیماتِ اقبال سے بے اعتنائی، بے وفائی اور غدّاری ہی کی ہے۔

- اس بار بھی نواز شریف کی حکومت پر نااہلی کی لٹکتی تلوار بھی ہمارے نزدیک نظریۂ پاکستان سے غدّاری اور تعلیماتِ اقبال (فکرِ اقبال) سے پرلے درجے کی غدّاری اور بدعہدی کا نتیجہ ہے۔ ہمارے اس بیانیہ اور استدلال کی چند نمایاں مثالیں درج ذیل ہیں:۔

(i) وزیر اعظم نواز شریف صاحب کا نظریۂ پاکستان سے غدّاری کر کے ملک کو لبرل اور سیکولر ہونے کا دعویٰ کرنا۔

(ii) جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی گزشتہ دو صدیوں کی جدوجہد پر پانی پھیرتے ہوئے ہندو مسلمان کو ایک قوم کہنا اور مغربی دباؤ میں ہندوؤں کے تہواروں کو پاکستان میں رواج دینا۔

(iii) مغربی عالمی طاقت امریکہ کے دباؤ اور بھارت سے دوستی کے کسی خفیہ پیمان کے تحت علامہ اقبال کے افکار اور تعلیمات سے مسلسل اور علی الاعلان روگردانی اختیار کرنا جس سے ملک کی نظریاتی اساس دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔

علامہ اقبال کے افکار سے اس غدّاری کی ملک وملت اور جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کو جو بھی سزا ملے گی اس کا دھندلا سا عکس برادرِ ملک بنگلہ دیش اور بھارت میں مسلمانوں کے خلاف اقدامات سے لگایا جا سکتا ہے۔

(iv) پاکستان میں مغربی ثقافت کو عام کرنے کے لیے انٹرنیٹ نے جو قیامت ڈھا رکھی ہے اور بھارت کا عریان اور فلمی کلچر جس طرح پاکستان میں فروغ پا چکا ہے اس رفتار کو

نوجوانوں میں لیپ ٹاپ کی مفت تقسیم نے دوچند بلکہ سہ چند کر دیا ہے۔

بالخصوص پنجاب حکومت لیپ ٹاپ کمپیوٹر کے ساتھ کلامِ اقبال کا سیٹ ڈگری اور ماسٹر لیول کے تمام طلباء کو دیدے تو بھی کوئی مالیاتی قیامت نہیں آ جائے گی۔ مگر حکمرانوں کی سوچ اپنی ہی سیاسی جماعت مسلم لیگ کے نظریات اور مسلم لیگ کے محسنین علامہ اقبال اور قائداعظم سے اس قدر دُور اور متضاد ہوچکی ہے کہ شاید PRO-PAKISTAN اور PRO-ISLAMIC IDEALOGY کسی اقدام کی توفیق ہی سلب ہوچکی ہے۔

- سب سے آخری مگر سب سے اہم بات کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم (یعنی غیر مؤثر قرار دینے کا عمل) کر کے مغربی طاقتوں کو خوش کرنے کے عمل کا آغاز ہوچکا ہے۔ یہ اقدام ہمارے موجودہ حکمرانوں کے منہ پر ایسی بدبودار کالک لگائے گا کہ واقعی انسانیّت ایسے حکمرانوں کے انجامِ بد سے صدیوں کانوں کو ہاتھ لگائے گی۔

اسی طرح نواز شریف حکومت نے افکارِ اقبال سے غدّاری کے اپنے اقدامات کو خود ہی ختم کر کے دوبارہ 1947ء والی کیفیت بحال نہ کی تو نواز شریف کی صرف نااہلی ہی کافی نہیں ہوگی۔ دستِ قدرت کی طرف سے سزائے موت اور پھانسی بھی ہلکی سزا ہوگی۔

ہمارے نزدیک توہین رسالت کے قانون کو دوسرے قوانین کی طرح سہل بنانا ضروری ہے تاکہ ROUTINE میں سادہ انداز میں یہ مقدمہ درج ہو اور اس کی پیروی ہو تاکہ مجرم قانونی اور آئینی انداز میں سزا پائیں اور قوم مطمئن رہے اور عدالتی نظام پر قوم کا اعتماد و یقین بھی بڑھے۔ مثلاً............ اگر ممتاز قادری رحمہ اللہ کے لیے اپنے BOSS گورنر سلمان تاثیر کے لیے کسی توہین رسالت کے منحوس عمل کی گواہی تھی تو اس کے لیے عدالت کا راستہ کھلا ہوتا تو اسے یوں قتل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم نے پہلے توہین رسالت کیس کی FIR کو مشکل ترین بنا دیا ہے اور گورنر، صدر وزیراعظم کو مسلسل جرائم کرتے رہنے کا اجازت نامہ (عدالتی استثناء) دیا ہے۔ جس سے قوم میں مسلسل بے چینی بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح گزشتہ چند ماہ واقعات میں یا مردان یونیورسٹی کے واقعے میں عدالتی عمل آسان ہوتا تو یوں قتل کی نوبت نہ آتی۔

- ہمارے نزدیک کسی قانون کو ناقابل تنفیذ بنانے کا عمل، تاکہ مجرم سزا سے بچ سکیں۔

بذاتِ خود ایک مجرمانہ فعل اور مجرمانہ سوچ کا نتیجہ ہے۔

ہم یہاں حکمرانوں اور اہل علم کی توجہ کے لیے توہین رسالت سے متعلق قانون 295-C کے الفاظ نقل کر رہے ہیں:

USE OF DEROGATORY REMARKS, ETC,. IN RESPECT OF THE HOLY PROPHET: WHOEVER BY WORDS, EITHER SPOKEN OR WRITTEN, OR BY VISIBLE REPRESENTATION OR BY ANY IMPUTATION, INNUENDO,OR INSINUATION, DIRECTLY OR INDIRECTLY, DEFILES THE SACRED NAME OF THE HOLY PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM) SHALL BE PUNISHED WITH DEATH, OR IMPRISONMENT FOR LIFE, AND SHALL ALSO BE LIABLE TO FINE.

یہ بات بھی اہل علم سے مخفی نہیں کہ وزیر اعظم یا قومی اسمبلی نظریۂ پاکستان سے غدّاری اور توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کی عملی کوشش کرے گی تو یہ عمل بھی وزیر اعظم پر توہین رسالت کا مقدمہ اور قومی اسمبلی پر مجموعی طور پر توہین رسالت کا جرم عائد کرنے کا جواز بن جائے گا۔

ہماری استدعا ہے کہ حکمران ہوش کے ناخن لیں اور خدارا اللہ کے غضب اور عذاب کو دعوت نہ دیں۔ ملک کا تو کیا بنے گا اللہ ہی بہتر جانتا ہے مگر اللہ کا غضب آ گیا تو حکمرانوں اور ان کے حمایتی زعماء کے ساتھ مشیروں اور سرپرستوں کا معاملہ بھی نشانِ عبرت بن جائے گا۔

ع تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ پاکستان کے حکمرانوں کو امریکہ سے نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے وفاداری کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

میلادُ الرّسول ﷺ

(سیرتِ امام المرسلین ﷺ)

ساجد محمود مسلم
جھنگ

سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر جناب ساجد محمود مسلم صاحب کی کتاب 'سیرۃ امامُ المرسلین ﷺ' سلسلہ وار اِن صفحات میں شائع ہورہی ہے۔ گزشتہ اشاعت پر جناب رضی الدین سیّد صاحب کراچی نے ایک تنقیدی تحریر ارسال کی ہے جس میں جناب ساجد محمود مسلم صاحب کی بعض تصریحات کے بیان کا محاکمہ کیا گیا ہے۔ ادارہ نے یہ تحریر 'جوں کی توں' ساجد محمود مسلم صاحب کو پہنچادی تھی۔ پہلا حق اور فرض انہی کا ہے کہ وہ ان اعتراضات کا جواب دیں۔ تاہم اگر انھوں اس کا نوٹس نہ لیا تو ادارہ وہ تحریر رسالہ میں شائع کردے گا۔ گزشتہ ماہ چونکہ اس سلسلہ کی قسط شائع نہیں ہوئی اس لیے یہ اطلاع بھی قارئین تک نہ پہنچ سکی۔ (ادارہ)

اللہ وحدہٗ لاشریک کا فرمان ہے:

قَدۡ جَآءَ كُم مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيۡنٌ O (المائدۃ:15)

''یقیناً آ پہنچا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتابِ مبین۔''

امام المُفسّرین قتادہ بن دعامہ السدوسیؒ (م ۱۱۸ھ) نے فرمایا کہ اس آیتِ مبارکہ میں نور سے مراد امام المرسلین محمد عربی ﷺ ہیں۔ (1) امام المُفسّرین ابوجعفر محمد بن جریر الطبریؒ (۲۲۴۔۳۱۰ھ) فرماتے ہیں کہ اس آیتِ کریمہ میں نور سے مراد نورِ محمدی ﷺ ہے، جس کے ذریعے حق روشن ہوا اور اسلام غالب ہوا۔(2) امام محی السنّہ ابومحمد الحسین بن مسعود الفرأ البغوی الشافعیؒ (۴۳۶۔۵۱۶ھ) فرماتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد نورِ محمدی ﷺ ہے۔(3) امام ابوالفرج

عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی الحنبلیؒ (۵۱۰۔۵۹۷ھ) کی رائے بھی امام قتادہؒ کے موافق ہے۔(4) امام عزالدّین عبدالعزیز بن عبدالسلام السلمیؒ (م۶۶۰ھ) نے بھی نور سے امام المرسلین محمد ﷺ مراد لئے ہیں۔(5) امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی المالکیؒ (م۶۷۱ھ) کی رائے بھی یہی ہے۔(6) امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی الحنفیؒ (م۷۱۰ھ) کا رجحان بھی اسی قول کی طرف ہے۔(7) متأخرین مفسّرین میں سے سیّد محمود آلوسی الحنفیؒ (م۱۲۷۰ھ) نے بھی تفسیر روح المعانی میں یہی قول اختیار کیا ہے۔(8)

اللہ وحدہٗ لاشریک کا فرمان ہے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ (النور:35)

’’اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک طاق ہے، جس میں ایک چراغ ہے، جبکہ وہ چراغ ایک قندیل میں ہے، قندیل گویا ایک چمکدار ستارہ ہے، یہ (چراغ) ایک مبارک درخت زیتون (کے روغن) سے روشن کیا جاتا ہے، جو شرقی ہے نہ غربی، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا روغن خود بخود جل اٹھے گا، اگرچہ آگ اسے نہ بھی چھوئے، گویا نور پہ نور چھایا ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت فراہم کردیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے، اور اللہ ہر چیز کا بخوبی جاننے والا ہے۔‘‘

یہ آیتِ مبارکہ قرآن حکیم کے مشکل مقامات میں سے ہے، لہٰذا مختلف مفسرین نے اس آیت کی تفسیر مختلف انداز میں کی ہے۔ یہاں ہمارا مقصود اس آیت کی مفصل تفسیر بیان کرنا نہیں ہے بلکہ صرف ان نکات کی نشاندہی کرنا مقصود ہے جو موضوع زیرِ بحث سے تعلق رکھتے ہیں۔

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ میں امام المرسلین محمد عربی ﷺ

کی مثال بیان کی گئی ہے۔(9) سیّدنا کعب الاحبار بن ماتع الحمیری (م ۳۲ھ)، سیدنا سعید بن جبیر الوالبیؒ (۴۵۔۹۵ھ) اور ابو عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانیؒ (م ۲۱۲ھ) نے اس مسئلہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی موافقت کی ہے۔(10)

امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی الحنبلیؒ اسی آیتِ کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کے مذکورہ قول کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے نورِ محمدی ﷺ کو روشن چراغ سے تشبیہ دی ہے، مِشکٰوۃ (طاق) سے مراد سیّدنا محمد عربی ﷺ کا جوفِ بدن ہے، مصباح (چراغ) سے مراد نبی ﷺ کے قلبِ اطہر کا نور ہے، زُجَاجَة (قندیل) سے مراد قلبِ نبوی ہے۔ وہ (نبی ﷺ) جس شجرہ مبارکہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام ہیں، انہیں شجرہ مبارکہ کا نام اس لئے دیا کیونکہ اکثر انبیاء علیہم السلام انہی کی آل واولاد میں سے ہیں، لَا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّة کا مطلب ہے کہ نہ وہ یہودی تھے نہ نصرانی۔ سیّدنا محمد عربی ﷺ کا نبی ہونا اتنا واضح وظاہر ہے کہ اگر وہ کلام نہ بھی فرمائیں تب بھی لوگ آسانی سے پہچان جاتے ہیں کہ وہ نبی ہیں۔'' (11)

امام المفسّرین ابوالعالیہ رُفیع بن مہران الریاحیؒ (م ۹۳ھ) نُوْرٌ عَلٰى نُوْر کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ کا نور (قرآن) نورِ محمدی ﷺ پر نازل ہوا۔(12) امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبیؒ نے سورۃ النور کی مذکورہ بالا آیت پر مفصل بحث کی ہے اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہاں امام المرسلین محمد عربی ﷺ کی مثال بیان کی گئی ہے، جبکہ دوسرے اقوال کا آیت کے ساتھ مناسب ربط نہیں بنتا۔(13)

مفسرین کے مذکورہ بالا قول کی تائید درج ذیل آیتِ مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ (الاحزاب:۴۵،۴۶)

''اے نبی بے شک ہم نے آپ کو (حق کی) گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا، خبر دار کرنے والا، اپنے رب کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن

چراغ بنا کر بھیجا ہے۔‘‘

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، امام ابوالعالیہ، امام کعب الاحبار، امام سعید بن جبیر، امام قتادہ بن دعامہ اور امام ضحاک بن مخلد رحمۃ اللہ علیہم جیسے جلیل القدر مفسرین متقدمین کا نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ مسعود کے لئے قرآن حکیم سے اِستدلال و اِثبات واضح کرتا ہے کہ صحابۂ کرامؓ، تابعین اور اتباعِ تابعین کے مبارک قرون میں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا عام چرچا تھا، یہی سبب ہے کہ اُمہات کتب تفسیر میں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا جابجا تذکرہ ملتا ہے۔ پس یہ اصطلاح خیرالقرون کے بعد کی اختراع و ایجاد ہرگز نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگوں نے گمان کر رکھا ہے۔

خیرالقرون میں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا کیوں نہ ہوتا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے نورِ کامل کا تذکرہ اپنی کتابِ مقدس میں فرمایا ہے اور خود امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نورِ مبین کا تذکرہ اپنے فرامین میں بالصراحت کیا ہے۔ چند احادیثِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ کیجئے:

سیّدنا عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امی جان نے فرمایا کہ ان کے بدن سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔(14)

سیّدنا عِرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے انہیں جنم دیا تو ان کے وجود سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔(15)

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدہ آمنہ بنتِ وہب (والدہ نبی کریم) بیان کرتی ہیں کہ (وقتِ ولادت) جب وہ میرے بدن سے الگ ہوئے تو ان کے ساتھ ایک نور نکلا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔(16)

سیّدنا ابوامامہ الباھلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری والدہ نے مجھے جنم دیا تو ان سے ایک نور نکلا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔ (17)

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور انہیں ان کی اولاد کے بارے میں بتایا تو انہیں بعض کی بعض پر فضیلت کا مشاہدہ کرایا، سیّدنا آدم علیہ السلام نے ان سب کے پیچھے نہایت روشن نور دیکھا تو اللہ تعالیٰ سے استفسار کیا کہ یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا احمد ہے، یہ پہلا (نبی)

بھی ہے آخری بھی۔ وہی سب سے پہلا شفیع ہوگا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (18)
اس حدیث کا شاہد درج ذیل حدیث ہے:

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور ان کی قیامت تک پیدا ہونے والی اولاد کی روحیں ان کی پشت سے برآمد ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) چمکدار نور پیدا فرمادیا۔ پھر ان روحوں کو آدم علیہ السلام کے روبرو کردیا۔ وہ کہنے لگے کہ یا اللہ یہ سب لوگ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ سب تمہاری اولاد ہیں۔ تب آدم علیہ السلام نے ایک آدمی دیکھا جس کی آنکھوں کے درمیان نہایت عجیب نور تھا۔ وہ کہنے لگے یا اللہ! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد کی آخری امتوں میں سے ایک مرد ہے جس کا نام داؤد (علیہ السلام) ہے۔ (19)

جب نورِ داؤدیؑ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو حیران کر دیا، تو اس سے ہزاروں گنا زیادہ روشن نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہیں متعجب کرنا ہی تھا۔ سبحان اللہ

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارک سے بھی پہلے دنیا میں شروع ہو چکا تھا۔ نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جدّ امجد جناب عبدالمطّلب کو آپ کی ولادت سے پہلے ہی، خواب میں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نظارہ کرا دیا گیا۔ جناب ابوطالب کی روایت میں ہے کہ عبدالمطّلب نے اپنا خواب ایک کاہنہ کے سامنے یوں بیان کیا: ''ایک روز میں بیت اللہ کے پاس سو رہا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک نوارنی درخت اُگ رہا ہے، جس کی چوٹی آسمان کو چھو رہی ہے اور اس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل رہی ہیں، اس نورانی درخت کا نور اس قدر منور تھا کہ اس سے زیادہ روشن نور میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ نور سورج سے ستر گنا زیادہ روشن تھا۔ میں نے دیکھا کہ سب عربی اور عجمی اسے سجدہ کر رہے ہیں، ہر گھڑی اس درخت کی جسامت، نور اور بلندی میں اضافہ ہو رہا ہے، میں نے دیکھا کہ قریش کے کچھ لوگ اس کی شاخوں کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں جبکہ قریش کے کچھ دوسرے لوگ اسے کاٹنے کے درپے ہیں، جب وہ درخت کے قریب جاتے ہیں تو ایک نہات خوب صورت نوجوان انہیں اس کے پاس آنے سے روک دیتا ہے، اس نوجوان سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ خوشبودار جوان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ ان کی پسلیاں

توڑ دیتا ہے اور ان کی آنکھیں نکال دیتا ہے۔ میں نے بھی اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا تاکہ میں بھی اس میں سے حصہ لے سکوں، لیکن اس نوجوان نے مجھے روک دیا۔ میں نے پوچھا پھر یہ شرف کس کو ملے گا؟ وہ کہنے لگا کہ ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں اور یہ آپ سے سبقت لے گئے ہیں۔ میں یہ دیکھ کر بہت دہشت زدہ ہو گیا ہوں۔'' وہ کاہنہ کہنے لگی: ''اگر واقعی آپ نے یہ خواب دیکھا ہے تو آپ کی پشت سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جو مشرق و مغرب کا مالک بنے گا اور لوگ اس کے دین کی پیروی کریں گے۔'' ابوطالب کہا کرتے تھے کہ وہ نورانی درخت ابوالقاسم الامین (محمد عربی) صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔(20)

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم، اصلاً روحِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت ہے۔(21) نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کا کلی اِدراک تو ہمارے لئے غیر ممکن ہے، تاہم اللہ تعالیٰ نے روح کے بارے جو علمِ قلیل قرآن و حدیث کے ذریعے ہمیں عطا فرمایا ہے، اس سے روح و نفس کی ماہیئت کا ضروری فہم کسی حد تک حاصل ہو جاتا ہے۔ علم العقائد اور تفاسیر میں متکلمین اسلام نے روح و نفس کی ماہیئت پر مفصل بحث کی ہے۔

علمائے اسلام نے دلائل عقلی و نقلی سے ثابت کیا ہے کہ انسان محض جسدِ عنصری یعنی مادی بدن سے عبارت نہیں، بلکہ اصل انسان بدن سے متغائر ہے، جس کی صفات مادی بدن سے بہت مختلف ہیں۔ اسی اصل انسان کا نام روح ہے، جس کی وجہ سے بدن میں جان ہوتی ہے۔ جب یہ روح بدن سے کلیتاً جدا ہو جاتی ہے تو بدن بے جان و مردہ ہو جاتا ہے۔ بدن کی موت سے روح فنا نہیں ہوتی بلکہ عالمِ برزخ میں باقی رہتی ہے۔ روح کی ماہیئت کے بارے مفصل معلومات کے لئے امام ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر ابن قیم الجوزیہ الحنبلیؒ کی مایہ ناز کتاب 'الروح' کا مطالعہ کیجئے۔

پس اصل انسان 'روحِ انسانی' ہے، جس کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّى (بنی اسرائیل:۸۵)

''اور وہ آپ سے روح کی بابت پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے امر سے (وجود میں آئی) ہے۔''

امام ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر ابن قیم الجوزیہ الحنبلیؒ نے کتاب الروح میں روح کی ماہیئت کے بارے مختلف اقوال نقل کیے ہیں، آخر میں یہ قول نقل کیا ہے:

انّـه جسـم مـخالف بالماهية لهٰذا الجسم المحسوس، و هو جسم نـورانـيّ علويّ خفيف حيّ متحرّك ينفذ فى جوهر اعضاء و يسرى فيهـا سـريـان الـماء فى الورد، و سريان الدهن فى الزيتون والنّار فى الفحم (22)

''روح اس محسوس بدن سے مختلف ماہیّت کا حامل جسم ہے اور وہ ایک علوی، نورانی، لطیف، زندہ اور متحرک جسم ہے، جو اعضاء میں ایسے ہی سرایت کیے ہوتا ہے جیسے گلاب میں عرق، زیتون میں روغن اور کوئلے میں آگ سرایت کیے ہوتی ہے۔''

یہ قول نقل کرنے کے بعد امام ابن قیم الجوزیہ الحنبلیؒ فرماتے ہیں:

وهـذا الـقول هو الصواب فى المسألة ، و هو الذى لا يصح غيره ، و كـل الاقـوال سـواه بـاطـلة، و عـليه دلّ الكتاب والسنة و اجماع الصحابة و ادلة العقل والفطرة (23)

''اس موضوع پر یہی قول صحیح ہے، اس کے سوا کوئی دوسرا قول صحیح نہیں، اس کے سوا تمام اقوال باطل ہیں، اسی پر قرآن، سنت، اجماعِ صحابہ اور عقل و فطرت کے دلائل قائم ہیں۔''

امام ابنِ ابی العز الحنفیؒ نے شرح العقیدۃ الطحاویہ میں روح کی ماہیّت کے بارے میں بعینہٖ وہی الفاظ لکھے ہیں جو امام ابن قیمؒ نے بیان فرمائے ہیں۔ (24) امام ابن قیم الجوزیہ الحنبلیؒ کے استاذ جلیل شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ الحنبلیؒ روح کی ماہیّت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فـان امـر الارواح مـن جـنـس امـر الـملائكة، فى اللحظة الواحدة تصعد، و تهبط كالملك (25)

''ارواح کا امر ملائکہ (فرشتوں) کی جنس میں سے ہے، فرشتے کی طرح روح بھی آنِ واحد میں اوپر چڑھتی اور نیچے اتر آتی ہے''

پس جنسِ ارواح، جنسِ ملائکہ سے مماثلت رکھتی ہے، ارواح کی صفات ملائکہ سے اس لئے مشابہ ہیں کہ ملائکہ کی طرح ارواح بھی نور سے بنی ہیں۔ ملائکہ کی نور سے تخلیق حدیثِ صحیح سے

ثابت ہے۔سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ (26) ’’ملائکہ (فرشتے) نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔‘‘

جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے نظریہ کے مطابق عام انسانوں کی ارواح بھی نور سے بنی ہیں، پھر روحِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے، جسے خود قرآن نورِ مجسم قرار دے رہا ہے۔نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تو نور الانوار ہے، جس سے سارے انوار وجود میں آئے ہیں۔(27)

سمجھ سکیں گے وہ کیا رُتبہٗ نبی کریم
جو آدمی کو فقط آدمی سمجھتے ہیں

رہا یہ سوال کہ جب عام انسانوں کی ارواح بھی نور کی ہیں تو پھر نورِ محمدی کا کیا امتیاز باقی رہ جاتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عام انسانوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں بشریّت کے اعتبار سے بنیادی فرق یہ ہے کہ عام انسانوں کی روح مغلوب اور اس پر ظلمتِ حیوانیّت غالب ہوتی ہے، جسے احادیث میں دلوں کے زنگ آلود ہونے یا سیاہ ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے اور قرآن میں بیان کیا گیا ہے کہ اسی روحانی نور کے ماند پڑنے کی وجہ سے قیامت کے روز کفار، منافقین اور اہلِ بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔اس کے برعکس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ انور حیوانیت پر اس قدر غالب تھی، کہ حیوانیت معدوم ہونے کے مصداق تھی، یہی سبب ہے کہ آپ کی روحِ اقدس کا نور آپ کے پورے وجود سے جھلکتا تھا۔آپ کا چہرہ مبارک اس قدر روشن تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے رخِ انور کو بدرِ منیر (چودھویں کا روشن چاند) یا شمس طالعہ (ابھرتا ہوا آفتاب) سے تشبیہ دیا کرتے تھے۔(دلائل النبوۃ: ۱/۲۰۰)

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور عام ارواح کے نور میں وہی فرق ہے جو آفتابِ نصف النہار اور ستاروں کی روشنی میں ہے۔جب آفتاب طلوع ہوتا ہے، ستارے اسی آسمان پر موجود ہوتے ہیں مگر ان کی روشنی آفتاب کی روشنی میں گم ہو کر کالعدم ہوجاتی ہے۔یہی حال نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ دوسری ارواح کا نور، نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہیچ ہے۔شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

مہر و ماہ، زہرہ و انجم جو ضیا دیتے ہیں
شاہِ کونین کے قدموں کا پتہ دیتے ہیں

چاند، ہاں چاند بھی شق ہو کے زمیں پہ گر جائے
جب وہ انگشتِ شہادت کو ہلا دیتے ہیں

نورِ محمدی ﷺ ہی نورِ کامل ہے، اس نورِ مبین کے سامنے تمام کائنات کا نور ناقص ہے، حتیٰ کہ نورِ محمدی ﷺ نورِ ملائکہ سے بھی اعلیٰ و افضل ہے۔ معراج کی رات سید الملائکہ جبریل امین علیہ السلام اپنے تمام تر شرف و فضل کے باوجود سدرۃ المنتہیٰ سے آگے نہ بڑھ سکے کیونکہ ان کا نور اس نور کی تاب نہ لا سکتا تھا جس کے ماوراربِ کائنات جلوہ نما ہے، اس کے برعکس نورِ محمدی ﷺ کو چونکہ نورِ ربانی سے اک خاص نسبت ہے، اس لئے امام المرسلین ﷺ نے سر کی آنکھوں سے ربِّ کائنات کے لازوال انوار کا مشاہدہ کیا، نیز یہ مشاہدہ اتنا قریب سے تھا کہ دو کمان کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا تھا۔(28)

لامکاں سے ہیں بہت آگے مقاماتِ نبی
کس نے دیکھے ہیں نہایاتِ رسولِ ہاشمی

اوّل الخلائق

تَعَالَ الَّذِیْ کَانَ وَ لَمْ یَکُنْ مَا سِوٰی
وَ اَوَّلُ مَا جَلَّی الْعَمَاءِ بِمُصْطَفٰی (29)

سیّد العالمین، امام المرسلین، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحِ اقدس کا نورِ مبین صرف افضل الخلائق ہی نہیں بلکہ اوّل الخلائق بھی ہے۔ اللہ رب العزت نے کل کائنات میں سب سے پہلے نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو وجود بخشا۔(30)

قرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے اوّل الخلائق ہونے کے بارے میں واضح اشارات کئے ہیں۔ مثلاً میثاق النّبیین کے بارے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَامَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَ اَنَا مَعَکُمْ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ o (آلِ عمران:۸۱)

''اور (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت (کی قِسم) سے دوں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول اُس (چیز) کی تصدیق کرنے والا آئے جو تمہارے پاس ہے، تو تم ضرور اُس (رسول) پر ایمان لانا اور ضرور اس کی نصرت کرنا۔ پھر فرمایا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا عہد قبول کرتے ہو؟ وہ بولے ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا تو گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بہت پہلے عالمِ ارواح میں تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا کہ اگر تمہاری حیاتِ ارضی میں میرے محبوب اور تمہارے امام، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کر دیے جائیں، تو ان کی اطاعت و نصرت تم پر واجب ہوگی۔ چنانچہ تمام انبیاء علیہم السلام، ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر ایمان لائے اور انہوں نے آپ کی اطاعت و نصرت کا اقرار کیا۔ بالفاظِ دیگر انہوں نے آپ کو اپنا رسول و نبی اور امام و قائد تسلیم کر لیا۔ اس میثاق میں انبیاء علیہم السلام کی اُمتیں بھی ان کے تابع ہیں۔ غرض غایتِ اولیٰ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، انہی کی نبوت و رسالت مستقل بالذّات ہے، جب کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت اصلاً نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع و محکوم ہے۔(31)

قرآن حکیم میں انبیاء علیہم السلام کے ایک اور میثاق کا تذکرہ بھی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَهُمۡ وَ مِنۡكَ وَ مِنۡ نُّوۡحٍ وَّ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ مُوۡسٰی وَ عِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ وَ اَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّیۡثَاقًا غَلِیۡظًا ۝ (الاحزاب:۷)

''اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمام انبیاء سے عہد لیا اور آپ سے بھی اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی، اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا۔''

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا آیت تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سب سے پہلے ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے پہلے پیدا کیے گئے۔(32)

امام احمد بن حنبلؒ کے اس قول کی تائید درج ذیل احادیث سے ہوتی ہے:

سیدنا میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب

سے منصبِ نبوت پر فائز ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدم (علیہ السلام) روح وجسد کے درمیان تھے (میں اس سے پہلے منصبِ نبوت پر فائز تھا)۔(33)

سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ اور خاتم النّبیین تھا جب آدم علیہ السلام کا خمیر ابھی مٹی میں تھا۔(34)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ پر نبوت کب واجب کی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدم (علیہ السلام) ابھی روح وجسد کے درمیان تھے۔(35)

اللہ تعالیٰ کو تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت کا علمِ ازلی وقدیم ہمیشہ سے حاصل ہے حتّٰی کہ کائنات کو پیدا کرنے سے بھی پہلے ان سب انبیاء کا نبی ہونا اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا، لہٰذا مذکورہ بالا احادیث میں امام المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کے نبی ہونے کا محض علمِ ازلی یا تقدیرِ نبوت مراد نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ خارج میں آپ کا نورِ مبین یعنی روحِ مبارک بحیثیت خاتم النّبیین تمام انبیاء سے پہلے تخلیق کر کے احکامِ نبوت آپ کو عطا فرما دیے گئے تھے۔ جمہورِ امت نے ان احادیث سے یہی مراد لی ہے۔ اگر آپ کی نبوت کا صرف علمِ ازلی مراد لیا جائے تو اس سے نبی ﷺ کی کوئی خصوصیت ظاہر نہیں ہوتی، جب کہ مذکورہ فرامین سے نبی ﷺ کا مقصود اپنی امتیازی خصوصیت بیان کرنا ہے۔ جیسا مذکورہ بالا آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔(36)

درج ذیل حدیث سے اسی رائے کی تائید ہوتی ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیدائش کے اعتبار سے میں اوّل النّبیین (سب سے پہلا نبی) ہوں اور ان سب سے آخر میں بھیجا گیا ہوں۔(37)

امام المرسلین محمد عربی ﷺ اوّل النّبیین ہی نہیں بلکہ تمام کائنات آپ ہی کی خاطر پیدا کی گئی ہے۔(38) احادیث میں اس حقیقت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے:

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدم (علیہ السلام) سے خطا سرزد ہوگئی تو انہوں نے عرض کیا: ''اے میرے رب! میں آپ سے بحقِ محمد ﷺ سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر دیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم نے محمد ﷺ کا یہ مقام ومرتبہ کیسے پہچانا جبکہ ابھی میں نے اسے (دنیا) میں پیدا بھی نہیں کیا؟'' تب آدم (علیہ السلام) نے عرض کیا:

''جب آپ نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اپنی جانب سے مجھ میں روح پھونکی اور میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، جس سے میں سمجھ گیا کہ آپ اپنے نام کے ساتھ کسی ایسی ہستی ہی کا نام لکھ سکتے ہیں جو آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے آدم! تم نے سچ کہا، وہ واقعی مجھے ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہیں، تم نے ان کے حق کے واسطے مجھ سے دعا مانگی تو میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے، اگر محمد پیدا نہ کیے جاتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا''۔(39)

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: اے عیسیٰ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور آپ کی امت میں سے جو لوگ ان کا زمانہ پائیں ان کو بھی حکم دے دو کہ وہ ان پر ایمان لائیں، اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں آدم (علیہ السلام) کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں جنت پیدا کرتا نہ جہنم۔ جب میں نے پانی پر عرش پیدا کیا تو وہ ہلنے لگا، پس میں نے اس پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھ دیا تو وہ ساکن ہو گیا۔(40)

غرض ان تمام آیات واحادیث سے مترشح ہوتا ہے کہ سیّد الکونین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف اول النّبیین ہیں بلکہ تمام کائنات ومخلوقات اصلاً آپ ہی کی خاطر پیدا کی گئی ہیں۔

بعض احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ امام المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل الخلائق بھی ہیں، یعنی نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے پہلے پیدا کیا گیا ہے۔

جس سے پہلے کسی تخلیق کا عنوان بھی نہ تھا
وہ میرے شعر کا عنوان ہے سبحان اللہ

سیّدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا، تو مجھے بہترین مخلوق میں رکھا، پھر اس کے دو گروہ بنا دیے اور مجھے بہتر گروہ میں رکھا، پھر قبائل پیدا کئے تو مجھے بہترین قبیلہ میں پیدا کیا، پھر انہیں گھرانوں میں بانٹ دیا اور مجھے بہترین گھرانے میں پیدا کیا، پس میرا گھرانہ تم سب سے بہتر ہے اور میری ذات تم سب سے اعلیٰ ہے۔(41)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مبارک الفاظ یہ ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَجَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ وَجَعَلَنِیْ خَیْرِ فِرْقَۃٍ

''بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا، تو مجھے بہترین مخلوق میں رکھا، پھر اس کے دو گروہ بنادیے اور مجھے بہتر گروہ میں رکھا''

یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ خلقت کی ابتدا نورِ محمدی ﷺ سے ہوئی، اللہ تعالیٰ نے جب بھی مخلوق پیدا کی، نورِ محمدی ﷺ کو بہترین مخلوق میں رکھا، اس سلسلہ کو پیچھے کی طرف بڑھاتے جائیں، تو لازم آتا ہے کہ پہلی مخلوق نورِ محمدی ﷺ ہو۔ یہاں الخلق سے مراد نوعِ انسانی نہیں ہے، بلکہ ملائکہ، جنات اور انسان تینوں مراد ہیں۔ جیسا کہ شارح مشکوٰۃ المصابیح امام شرف الدین الحسین بن عبداللہ الطیبیؒ (م ۷۴۳ھ) نے صراحت کی ہے۔(42)

مذکورہ حسن درجہ کی حدیث کی تائید درج ذیل صحیح حدیث سے ہوتی ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے بنی آدم کی بہترین نسلوں میں نسل در نسل مبعوث کیا جاتا رہا، تا آنکہ مجھے اس نسل میں مبعوث کردیا گیا، جس میں اب موجود ہوں۔(43)

اسی مفہوم کی روایت سیّدنا کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے سیّدنا محمد ﷺ کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جناب جبریل کو حکم فرمایا کہ قبرِ نبوی کی جگہ سے ایک مٹھی نورانی مٹی لے کر آئیں، جب وہ لے آئے تو اسے تسنیم کے پانی میں گوندھا گیا، پھر اسے جنت کی نہروں میں بھگویا گیا، پھر وہ اسے لے کر آسمانوں اور زمین میں گھومتے رہے، چنانچہ سیّدنا آدم علیہ السلام سے تعارف ہونے سے بھی پہلے، ملائکہ سیّدنا محمد ﷺ اور ان کی فضیلت سے آگاہ ہوچکے تھے، پھر نورِ محمدی ﷺ سیّدنا آدم علیہ السلام کی مبارک پیشانی پر چمکنے لگا، اور ان سے کہا گیا: اے آدم! یہ تمہاری اولاد میں سے انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں۔ پھر جب سیّدہ حوا علیہا السلام کے شکم میں سیّدنا شیث علیہ السلام آئے تو یہ نور سیّدنا آدم علیہ السلام سے سیّدہ حوا علیہا السلام کی طرف منتقل ہوگیا۔ سیّدہ حوا علیہا السلام پہلے ایک وقت میں دو بچوں کو جنم دیتی تھیں، لیکن تکریمِ محمد ﷺ کے طور پر سیّدنا شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے۔ پھر یہ نورِ محمدی ﷺ نسل در نسل طاہر انسان سے طاہر انسان میں منتقل ہوتا رہا۔(44)

مذکورہ بالا آیاتِ میثاق النّبیین اور احادیث محولہ بالا سے علماء نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ امام المرسلین محمد عربی ﷺ صرف اپنے زمانے یا اپنے بعد والے انسانوں کے لئے ہی نبی مرسل نہیں بلکہ سیدنا آدم علیہ السلام سے قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کے لئے نبی ہیں۔(45)

علماء کے اس قول کی مزید تائید درج ذیل صحیح حدیث سے ہوتی ہے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، انہیں بیان کرتے ہوئے مجھے کوئی غرور نہیں، (پہلی یہ کہ) مجھے تمام گورے اور کالے انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔(46)

امام المرسلین محمد ﷺ نبی الانبیاء ہیں، چنانچہ تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی نبوت کے تابع ہیں۔ چنانچہ اب قیامت تک شریعتِ محمدی ہی قابلِ اتباع ہے۔اس کے سوا کوئی اور شریعت قابلِ قبول نہیں۔

سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر بالفرض آج سیدنا موسیٰ (علیہ السلام) تمہارے مابین (دنیا میں) زندہ ہوتے تو انہیں بھی لازماً میری ہی پیروی کرنا پڑتی۔(47)

یہ معاملہ محض مفروضے تک محدود نہیں، احادیثِ صحیحہ میں صراحت ہے کہ جب قربِ قیامت میں سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام زمین پر اتریں گے تو انہیں شریعتِ محمدی ﷺ ہی کی اتباع کرنا ہوگی۔(48)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تمہارے بیچ اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔(49)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام مغرب (شام) کی جانب سے آئیں گے، وہ محمد ﷺ کی نبوت کی تصدیق کریں گے اور ان کی ملت (شریعت) کی اتباع کریں گے۔(50)

حواشی

(1) عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی الحنبلیؒ، زاد المسیر، جلد۲، صفحہ۳۱۶

(2) محمد بن جریر الطبریؒ، جامع البیان فی تاویل آی القرآن، جلد۸، صفحہ۲۶۴

(3) ابومحمد الحسین بن مسعود الفرأ البغویؒ، معالم التنزیل، جلد۲، صفحہ۲۲
(4) عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی الحنبلیؒ، زادالمسیر، جلد۲، صفحہ۳۱۶
(5) عزالدّین عبدالعزیز بن عبدالسلام السلمیؒ تفسیر قرآن العظیم، جلد۱، صفحہ۶۱۲
(6) ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبیؒ، الجامع لاحکام القرآن، جلد۱۵، صفحہ۲۵۶
(7) امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی، مدارک التنزیل، جلد۱، صفحہ۴۳۶
(8) سید محمود آلوسی الحنفیؒ، روح المعانی، جز۶، صفحہ۹۷
(9) ابومحمد الحسین بن مسعود الفرأ البغویؒ، معالم التنزیل، جلد۳، صفحہ۳۴۷، جلال الدین السیوطیؒ، الدرالمنثور، جلد۱۱، صفحہ۶۴
(10) محمد بن جریر الطبریؒ، جامع البیان فی تاویل آی ءالقرآن، جلد۱۷، صفحہ۲۹۹، ابومحمد الحسین بن مسعود الفرأ البغویؒ، معالم التنزیل، جلد۳، صفحہ۳۴۵۔۳۴۷
(11) عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی الحنبلیؒ، زادالمسیر، جلد۶، صفحہ۴۴
(12) جلال الدین السیوطیؒ، الدرالمنثور، جلد۱۱، صفحہ۲۷،
(13) ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبیؒ، الجامع لاحکام القرآن، جلد۱۵، صفحہ ۲۵۶۔۲۶۷
(14) مسندامام احمد:۱۷۷۹۸، مستدرک الحاکم:۴۲۸۳
(15) مسندامام احمد:۱۷۲۸۱
(16) محمد بن سعدؒ، الطبقات الکبریٰ، جلد۱، صفحہ۱۰۲
(17) مسند الدیلمی:۱۱۶
(18) ابوبکر احمد بن حسین البیہقیؒ، دلائل النبوۃ، جلد۵، صفحہ۴۸۳، کنز العمال:۳۲۰۵۶، محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الھدیٰ والرشاد، جلد۱، صفحہ۹۱ بروایت سعید بن منصورؒ، ابن المنذرؒ، ابن ابی حاتمؒ، البیہقیؒ وابن العساکرؒ
(19) جامع الترمذی:۳۶۰۷، مسندابویعلیٰ:۶۳۷۷، مستدرک الحاکم:۴۱۸۴۔محمد بن سعدؒ، الطبقات الکبریٰ، جلد ۱، صفحہ۲۷۔۲۸
(20) ابونعیم الاصبھانیؒ، دلائل النبوۃ، صفحہ۹۹۔۱۰۰، عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی الحنبلیؒ، الوفاء بتعریف فضائل المصطفیٰ، صفحہ
(21) علی بن سلطان القاریؒ، مرقاۃ المفاتیح شرح المشکوٰۃ المصابیح، جلد۱، صفحہ۱۶۷،
محمد اشرف علی تھانویؒ، نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیبؐ، صفحہ۷
(22) ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر ابن قیم الجوزیہ الحنبلیؒ، کتاب الروح، صفحہ۲۲۰
(23) ایضاً (24) ابن ابی العزالحنفیؒ، شرح العقیدۃ الطحاویہ، صفحہ۳۸۷

باقی حواشی آئندہ

دوبئ اور گوادر کا مستقبل؟

محمد نذیر یٰسین
لاہور

قرآن مجید میں ہے:تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ’’ہم دنوں کولوگوں کے درمیان الٹتے پلٹتے رہتے ہیں‘‘ اور بقول شاعر ع ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں۔ یہ ایک اٹل قانون ہے کہ ہر عروج کا ایک زوال ضرور ہوتا ہے۔ پس کسی بھی زوال سے مفر اور انکار تو ممکن نہیں تاہم اہل علم و دانش پیشگی اندازے و تخمینے لگا کر اس عملِ زوال کو سست ضرور کر سکتے ہیں۔ مزید برآں کسی زوال کی وجوہات پر تفصیلی غور وفکر، دوسرے لوگوں کے لئے مستقبل کی ایک بہتر منصوبہ بندی کا ذریعہ بھی ثابت ہوسکتا ہے۔

دبئ اور گوادر کے مستقبل پر غور وفکر کی ضرورت اس لیے درپیش آ رہی ہے کہ آج کل پاک چائنہ اقتصادی راہداری کا بہت غلغلہ ہے اور گوادر کا مستقبل بہت روشن خیال کیا جا رہا ہے۔ دبئ اس وقت اپنے عروج کی انتہا پر ہے جبکہ گوادر عروج کی طرف قدم بڑھانے جا رہا ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے یہ دونوں شہر نہ صرف ایک دوسرے کے قریب ہیں بلکہ ایک دوسرے کے حریف بھی خیال کیے جا رہے ہیں۔ گوادر، دبئ کی طرح ہی ایک ساحلی شہر ہے اور اسی کی طرز پر ایک فری پورٹ بننے جا رہا ہے۔ چونکہ کوئی بھی مادی عروج اور تعمیر و ترقی، وسائل اور سرمائے کا کھیل بلکہ اسی کی مرہونِ منّت ہوتی ہے لہٰذا گوادر اور دبئ کے بارے میں کوئی بھی تجزیہ عالمی ساہوکاروں کی سوچ وعزائم کو مدنظر رکھ کر ہی پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس حقیقت سے تو سبھی واقف ہیں کہ عالمی

سرمائے وسرمایہ کاری کی دنیا میں ملٹی نیشنل کمپنیز کا رول کلیدی و قائدانہ ہے جن میں سے بیشتر یہودیوں کی ملکیت ہیں۔امریکا کو سب سے بڑی معاشی قوت بنانے اور سوشلزم کے خلاف کامیابی میں یہودی سرمایہ داروں کا کردار، سب کے سامنے اور حال ہی کی بات ہے۔اس تناظر میں مستقبل کی صورت گری میں بھی یہودیوں کو ہی مرکزی کردار حاصل رہے گا بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ مستقبل قریب کی سیاست ومعیشت کا مرکز ومحور عالمی یہودی مقتدرہ ہی ہوگی، تو ہرگز بے جا نہ ہوگا۔اسے دنیا کی خوش بختی سمجھیں یا بدبختی کہ یہ یہودی مقتدرہ، بذاتِ خود تقسیم کا شکار ہے اور کسی ایک ومتفقہ عالمی حکمت عملی پر عمل پیرا نظر نہیں آتی۔اس کا باہمی اختلاف، کشاکش یا رسہ کشی ہی عالمی سیاست کا رخ متعین کرتی ہے اور کرے گی۔ان میں سے کوئی کٹر مذہبی ہے، کوئی نیم مذہبی، کوئی لبرل اور کوئی صریح الحاد کا شکار۔اس کا کوئی حصہ اس وقت امریکا کا اتحادی ہے، کوئی روس کا اور کوئی چین کا۔کوئی گریٹر اسرائیل کا قیام چاہتا ہے، کوئی اس کا شدید مخالف ہے۔کوئی ایرانیوں کو اپنا فطری اتحادی سمجھتا ہے اور ان کے تعاون سے عالمی دجالی ریاست کے قیام کا خواب دیکھ رہا ہے اور کوئی پرامن بقائے باہمی کے تحت زندہ رہنے کا متمنی اور موجودہ اسرائیلی ریاست پر ہی قانع رہنا چاہتا ہے۔

ہمارے ہاں یہودیوں اور عیسائیوں کے باہمی گٹھ جوڑ واتحاد کا ایک گہرا تأثر پایا جاتا ہے جو ایک حد تک تو درست ہے مگر یہ تصویر کا صرف ایک رخ ہے۔دوسرا اور اصلی رخ یہ ہے کہ یہودیوں کی اسلام اور عیسائیت، دونوں ہی بڑے الہامی مذاہب کے خلاف ان مٹ نفرت اور ایک ناقابل عبور مذہبی خلیج پائی جاتی ہے۔انڈین اسکالر اسرار عالم دہلوی صاحب نے ایک نہایت پتے کی بات کہی ہے کہ یہودیوں کا فطری واٹوٹ اتحاد صرف چین وروس کے ساتھ ہوسکتا ہے جن کے ساتھ ان کی کوئی مذہبی مخاصمت نہیں پائی جاتی۔مزید برآں مذہب بیزار والحاد کے شکار یہودی طبقات کی نظر میں تو یہی دو اقوام آئیڈیل اتحادی ودوست ہوسکتی ہیں۔اُن کا یہ اتحاد قائم ہو چکا ہے جس کے واضح آثار چین کی تیز رفتار ترقی اور روس کا دوبارہ اپنے ...... پر کھڑے ہوجانے کی صورت میں دیکھے جاسکتے ہیں۔یہ اتحاد کوئی آج کی بات نہیں ہے، بلکہ یہ تاریخ میں بہت پہلے سے قائم ہے۔تاتاریوں کے بارے میں ایسے کئی تاریخی شواہد ملتے ہیں کہ اُنہیں عالم اسلام پر چڑھا

لانے میں یہودی شہ وامداد ہی موجود تھی۔ سائبیریا، منگولیا، روس اور چین وغیرہ میں بسنے والی اقوام کے بارے میں اہل علم کی ایک بڑی تعداد کا خیال ہے کہ یہ اُنہی اقوام کی نسلیں ہیں جنہیں قرآن، حدیث اور بائبل میں یاجوج ماجوج کا نام دیا گیا ہے۔ بائبل میں بنی اسرائیل کو متعدد بار یاجوج ماجوج کے خلاف نبوت کا حکم دیا گیا تھا مگر ناہنجار یہودیوں نے ان ملحد ومفسد انسانی گروہوں کے خلاف لسانی وعملی جہاد تو درکنار، انہیں اپنا ایک اثاثہ واتحادی سمجھتے ہوئے اُن سے ہمیشہ اپنے روابط قائم ودائم رکھے۔ بائبل میں یاجوج ماجوج کے عزائم بھی بیان کیے گئے ہیں کہ وہ زمین کی ناف (یعنی مشرق وسطی) تک رسائی اور وہاں کے وسائل پر قبضے کے شدید خواہشمند ہیں۔

درحقیقت ربّ تعالیٰ کو یاجوج ماجوج ایسی صریح کافر وملحد اقوام کا کرہ ارض کی مقدس و متبرک ترین سرزمین حجاز وفلسطین میں داخلہ وقبضہ ہرگز منظور نہیں ہے، اسی لئے تاریخ میں متعدد بار طبع آزمائی کے باوجود یہ اقوام اس علاقے کو اپنا زیرنگیں بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکی ہیں۔ البتہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت اُنہیں ارض فلسطین تک رسائی کی اجازت مل جائے گی جہاں پہنچ کر وہ آسمان کی طرف تیر (راکٹ یا اس سے بھی کوئی جدید چیز) پھینک کر کائنات کے خالق ومالک کے خلاف اپنی کھلم کھلا بغاوت ونفرت کا اظہار کریں گے۔ ذات باری تعالیٰ کو اس طرح سے چیلنج کرنے والوں سے ربّ تعالیٰ خود ہی نمٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان پر کوئی ایسا وبائی مرض نازل کیا جائے گا جس کا علاج اُن کے پاس نہ ہوگا اور وہ سب کے سب اسی مرض سے ہلاک ہوں گے۔

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایران وعراق کی سرزمین سے کھڑے ہونے والے عظیم عالمی فتنے یعنی خروج المسیح الدجال کو بھی یاجوج ماجوج کی بالواسطہ یا بلاواسطہ حمایت حاصل ہوگی۔ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر اس فتنے کا خاتمہ کردیں گے تو یہ یاجوج ماجوج اقوام کھل کر سامنے آجائیں گی جس کی متعدد ٹھوس وجوہات بیان کی جاسکتی ہیں: کفر پر مصر ہر یہودی کو قتل کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اوّلین فرض منصبی ہوگا جسے وہ اپنے زیراثر علاقوں میں تو بخوبی و بآسانی سرانجام دے سکیں مگر یاجوج موج کے زیراثر علاقوں میں ایسا کرنے کے لئے اُن کے ساتھ تصادم یقینی ہوجائے گا۔ مزید برآں روئے زمین پر اسلام کا غلبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشن میں شامل ہوگا۔ مسلم وعیسائی دنیا تو بآسانی اُن کی اطاعت اختیار کرلے گی مگر یاجوج ماجوج اقوام یقینی طور پر ایسا

نہیں کریں گے اور اُنؑ کے مقابلہ کے لئے میدان میں اُتر آئیں گی۔

گرم پانی کے سمندروں اور قدرتی وسائل سے مالا مال مشرق وسطیٰ تک رسائی یاجوج ماجوج کا دیرینہ خواب رہا ہے جسے پورا کرنے کی ایک حالیہ کوشش، افغانستان پر روس کا قبضہ تھا۔ مسلم وعیسائی دنیا اور سرمایہ پرست یہودیوں کے اتحاد کی وجہ سے ان کا یہ ایڈونچر ناکام رہا مگر اس خواب کی تکمیل کا یقینی امکان، اب پاک چائنا اکنامک کاریڈور (CPEC) کی صورت میں واضح دکھائی دے رہا ہے۔ یاجوج ماجوج کے دو اہم ممالک روس اور چین میں قربت ہو رہی ہے اور ان کے باہمی اختلافات کافی حد تک سمٹ چکے ہیں۔ دونوں ممالک نہ صرف سوشلزم کو خیر باد کہہ کر عالمی ساہوکاروں کی لائن پکڑ چکے ہیں بلکہ ان کے لئے وسیع وعریض منڈیوں کی صورت بھی اختیار کر چکے ہیں۔ ایک طرف شام میں ایران کے بھرپور تعاون سے روسیوں نے اپنے قدم جما لیے ہیں تو دوسری طرف چین، پاکستان کو استعمال کرتے ہوئے بحیرہ عرب تک آسان، سستی ومحفوظ رسائی میں کامیاب ہوا چاہتا ہے۔ سی پیک کے معاشی فوائد کی گاجر اور بھارتی وامریکی خطرے کا ڈنڈا پاکستان کو اُس شاہراہ پر ڈال چکا ہے جسے بجا طور پر شاہراہِ یاجوج ماجوج کہا جا سکتا ہے۔ روس سمیت دنیا کے بے شمار ممالک (یعنی اُن کے سرمایہ کار) اس منصوبے میں سرمایہ کاری پر آمادہ اور شاہراہ یاجوج ماجوج کے فوائد سے متمتع ہونے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ بے شک قسمت کے لکھے کو کوئی نہیں ٹال سکتا تاہم خطرات کے ادراک، دُوررس منصوبہ بندی اور معاملات کو زیادہ سے زیادہ اپنے ہاتھ میں رکھ کر ہم اس نئے سفر کو بہتر وخوشگوار ضرور بنا سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت عالمی گریٹ گیم بدل رہی ہے اور جب یہ بدلتی ہے تو بہت سی آباد بستیاں تباہ حال اور بہت سی نئی آباد ہونے لگتی ہیں۔ ایسے میں گوادر کا اُبھرنا اور اس کے حریف دوبئی کا اُجڑنا ایک عالمی حکمت عملی بھی ہو سکتی ہے اور عروج وزوال کے قوانین فطرت کا روبہ عمل آنے کا نتیجہ بھی۔

عالمی گریٹ گیم کی تبدیلی کا اندازہ امریکی صدر ٹرمپ کے اس واویلا سے لگایا جا سکتا ہے کہ امریکا سے سرمایہ تیزی کے ساتھ فرار ہو رہا ہے جسے روکنا ان کی اوّلین ترجیح ہے۔

لگتا ہے کہ یہودی ساہوکاروں نے اب امریکا سے اپنا دست شفقت اٹھانے کا فیصلہ

کرلیا ہے اور چین، بھارت اور برازیل وغیرہ میں بھارتی سرمایہ کاری کے ذریعے امریکی معیشت کو متزلزل کردیا ہے۔ Wall Street کو اسرائیل منتقل کرنے کا پلان بھی سامنے آچکا ہے۔ تارکین وطن کے ملک امریکا میں حالات بگڑنے پر سرمایے کے فرار میں غیر معمولی اضافہ بھی نظر آنے کا قوی خدشہ ہے۔ یہ سب حقائق امریکی معیشت کی ڈوبتی کشتی کے واضح آثار ہیں۔ صورتحال کی سنگینی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امریکیوں نے اب عربوں سے مدد مانگ لی ہے اور سعودی عرب نے امریکا میں 200 ارب ڈالرز تک کی سرمایہ کاری کا عندیہ بھی ظاہر کردیا ہے۔ سعودی سرمائے کی اس چمک نے ہی غالباً امریکا کو شام میں روس کے مدمقابل آنے کا حوصلہ عطا کیا ہے۔ 7/ اپریل کو شامی فوجی اڈے پر امریکی حملہ اس کا بین ثبوت ہے جس پر کہا جارہا ہے کہ دنیا دو حصوں میں بٹ گئی ہے۔

دوسری طرف اسرائیل نے عالمی مخالفت کے باوجود مغربی کنارے میں بستیوں کی تعمیر کا باقاعدہ اعلان کردیا ہے۔ امریکا و یورپ اپنے مخصوص مفادات اور دیگر ناگزیر وجوہات کی بناء پر یہودیوں کو گریٹر اسرائیل کے قیام کی اجازت نہیں دے رہے ہیں جس کی وجہ سے گریٹر اسرائیل کے قیام کا حامی طبقہ اب سینہ زوری پر اُترتا دکھائی دے رہا ہے۔

درحقیقت یہود اور یاجوج ماجوج کے عالمی غلبہ کی راہ میں دو بڑے مذاہب، عیسائیت اور اسلام سب سے بڑی رکاوٹ ثابت ہورہے ہیں لہٰذا اُنہیں آپس میں لڑوائے بغیر ان کے پاس کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ یہ جنگ ہوکر رہے گی اور یہی وہ جنگ عظیم ہوگی جسے بائبل میں خیر و شر کی آخری جنگ اور احادیث میں الملحمۃ العظمیٰ سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس جنگ کا میدان یقینی طور پر مشرق وسطیٰ بالخصوص ارض شام ہوگی۔

ارض شام میں فی الحال روس اور ایران کے بھرپور تعاون سے لادین شامی حکومت کا پلڑا بھاری دکھائی دے رہا ہے مگر یہ عارضی ثابت ہوگا۔ امریکا کے لئے سعودی نوازشات اور اسلامک ملٹری الائنس کے قیام کے بعد یہ صورتحال جلد تبدیل ہوجائے گی۔ IMA کے قیام کی وجہ اگرچہ سعودی عرب کا تحفظ و دہشت گردی کے خلاف جنگ بتائی جارہی ہے مگر درحقیقت یہ سرزمین حجاز سے متصل یمن میں ایرانی مداخلت کا توڑ اور حرمین کی حفاظت کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ یمن میں

ایرانی مداخلت کے پیچھے بھی روسی و یہودی پشت پناہی کا قوی خدشہ موجود ہے۔ایک حدیث کے مطابق یمن کی آگ لوگوں کو اکٹھا کرے گے اور اُنہیں سرزمین شام کی طرف لے جائے گی۔غالباً اس سے مراد یمن میں بڑھکائی گئی سازشی جنگ کی آگ ہی ہے جو بالآخر شام میں لشکروں کے جمع ہونے اور جنگ عظیم کے برپا ہونے کا راستہ ہموار کردے گی۔

تازہ ترین خبروں کے مطابق امریکا نے شامی حکومت کے خلاف براہ راست کارروائی کا آغاز کردیا ہے۔اب غالب امکان یہی ہے کہ روس، امریکا کے ساتھ براہ راست جنگ کی بجائے پسپائی اختیار کرنے پر مجبور ہوجائے گا اور اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر اسلام و عیسائیت کے باہمی ٹکراؤ کی سازشیں اور ان کے کمزور ہوجانے کا انتظار کرے گا۔پھر جنگ عظیم کے بعد ایران سے برپا ہونے والے دجالی فتنے کی پشت پناہی کرے گا اور بالآخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر چین وغیرہ کو ساتھ ملا کر فیصلہ کن جنگ کے لئے میدان میں اُترے گا۔

دنیا کے بلند و بالا علاقوں سے روس اور چین وغیرہ کا مشرق وسطیٰ و جنوبی ایشیا پر ایک ساتھ حملہ آور ہونا، وہی منظر پیدا کردے گا جسے قرآن میں وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔یقینی طور پر اس کے لئے سی پیک روٹ ہی سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوگا، اس لئے اسے شاہراہِ یاجوج ماجوج کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

فی الوقت یاجوج ماجوج کا ہدف امریکی و عرب معیشت کو دگرگوں کرنا اور مشرق وسطیٰ و پاکستان میں اپنے اثر و رسوخ کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے تک ہی محدود رہنے کا امکان ہے۔ دوسری طرف ڈبل گیم کی عادی، پاکستانی اسٹیبلشمنٹ، اسلامک ملٹری الائنس میں شامل ہوکر ایک بار پھر ڈبل گیم کی طرف جاتی نظر آرہی ہے، آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟۔لگتا ہے کہ ہماری اسٹیبلشمٹ تبدیل شدہ عالمی گریٹ کا کافی حد تک ادراک رکھتی ہے اور طرفین کو راضی رکھنے اور ان سے اپنے لئے معاشی فوائد سمیٹنے کے لئے پرجوش نظر آتی ہے۔اب وہ اس سارے معاملے میں حقیقی توازن اور پاکستان واُمت کے مفادات کا کسی قدر تحفظ کرپاتی ہے یانہیں؟ یہ آنے والا وقت ہی بتائے گا۔اس سارے عالمی منظرنامے میں یاجوج ماجوج کے لئے اہم بندرگاہ و زمینی پڑاؤ گوادر کا اُبھرنا اور دبئی کا اُجڑنا ایک تقدیرِ مبرم نظر آرہا ہے، واللہ اعلم بالصواب

کہا جاتا ہے کہ دبئی کو ایک عالمی مارکیٹ اور عیاشی کا اڈہ بنانے کے لئے بیروت کو اُجاڑا گیا تھا کیونکہ اس وقت عرب ورلڈ میں بیروت ہی اس کا حریف شہر تھا۔ اگر اس نقطۂ نظر کو کسی بھی درجے میں درست مان لیا جائے تو مستقبل میں گوادر کے حریف شہر کو نادیدہ قوتوں کی طرف سے ویران کیے جانے اور وہاں سے اپنا سرمایہ نکال لینے کا امکان ردّ نہیں کیا جاسکتا۔

مزید برآں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عالمی یہودی مقتدرہ دنیا کے مستقبل کی منصوبہ بندی میں ہماری احادیث میں موجود پیشگوئیوں کو بھی مدنظر رکھ رہی ہے۔ انہی پیشگوئیوں میں سے ایک خسف بالجزیرۃ العرب کا واقعہ بھی لازماً ہونے والا ہے۔ انہوں نے نہ صرف اس واقعہ کی وجوہات، اس کے محل وقوع اور ممکنہ اثرات پر تحقیق بلکہ مابعد کی حکمت عملی پر بھی ضرور سوچ بچار کر رکھی ہوگی۔ اگر نہیں سوچ رہے ہیں تو وہ مسلمان جن پر یہ آفت آنے والی ہے اور جنہیں اس بارے میں پیشگی خبردار بھی کر دیا گیا ہے۔

راقم الحروف ذیل میں اس یقینی واقعہ کے بارے میں احادیث کی روشنی میں اپنا تجزیہ پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے:

حدیث نمبر ۱: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یااللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، یااللہ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یااللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، یااللہ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ صحابہ نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے نجد میں بھی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالباً تیسری دفعہ فرمایا: وہاں زلزلے آئیں گے، فتنے اُٹھیں گے اور ایک شیطانی قرن ظاہر ہوگا۔ (بخاری)

اس حدیث مبارکہ میں خیر و برکت سے محروم جس تاریخی خطہ نجد کا ذکر ہے، وہ مدینہ کے مشرق میں واقع جزیرۃ العرب کا وہ علاقہ ہے جس کی زمینی سرحدیں خلیج فارس کے ساتھ لگتی ہیں اور جو اومان سے لے کر کویت بلکہ اُس سے بھی اوپر اردن تک پھیلا ہوا ہے۔ متحدہ عرب امارات، قطر اور بحرین بھی اسی میں شامل ہیں۔

اس خطہ کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو یہ بے شمار فتنوں کی آماجگاہ رہا۔ بحرین سے نکلنے

والے فتنۂ قرامطہ، جس کے نتیجہ میں بیت اللہ کی حرمت پامال ہوئی، کی ایک مثال ہی کافی ہوگی۔ دورِ حاضر میں یہ خطہ بطور خاص دو اہم فتنوں کا شکار نظر آتا ہے: اوّل اس خطے میں غیر مسلموں کو داخلے وسکونت کی اجازت دینا جو کہ نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی صریح خلاف ورزی تھی کہ مشرکین و یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے۔ دوم خوشحالی کا وہ فتنہ جسے حدیث میں فتنہ السراء کا نام دیا گیا ہے اور جس نے یہاں بے شمار خبائث کو جنم دیا ہے۔

یہ سب فتنے اُس شیطانی قرن کے ظہور پر دلالت کرتے ہیں جس کا درج بالا حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔ قرن سے ایک مخصوص زمانہ یا اُس زمانے کے لوگ مراد ہوتے ہیں۔ قرن کا ایک مطلب سینگ بھی ہوتا ہے جسے طاقت وحیوانیت کی علامت بھی کہا جا سکتا ہے۔ قرآن میں کتنے ہی ایسے قرون کا ذکر ہے جو اپنی عظمت، طاقت اور حیوانی صفات کی بناء پر تباہی و بربادی کا شکار ہوئے۔ خلیجی ریاستوں کی موجودہ مادی ترقی اور اخلاقی بے راہروی پر مشتمل تہذیب کو بلاشبہ اُس شیطانی قرن کا مصداق یا دیباچہ کہا جا سکتا ہے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

ایک اور حیرت انگیز وچشم کشا حقیقت یہ ہے کہ متحدہ عرب امارات کا نقشہ ہو بہو ایک قرن (یعنی سینگ) کی شکل کا ہے اور سبھی جانتے ہیں کہ حقیقی وعلامتی لحاظ سے UAE ہی تمام خلیجی ریاستوں پر سبقت وشہرت رکھتا ہے۔ اسے حماقت کہا جائے یا ٹیکنالوجی و مادی ترقی کا غرہ وزُعم کہ سمندر کی زمین پر مٹی ڈال ڈال کر اُس پر دنیا کی بلند وبالا ترین عمارات کھڑی کی جارہی ہیں جبکہ درج بالا حدیث کی رو سے اس خطے میں زلزلوں کی واضح پیشگوئی بھی موجود ہے۔

حدیث نمبر۲: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس قوم میں سود اور زنا عام ہو جائے، وہ دنیا میں ہی مستحق عذاب ہو جاتی ہے۔ (مستدرک حاکم)

آج خطۂ نجد میں واقع خلیجی ریاستیں ان دو بڑی برائیوں کا گڑھ بن چکی ہیں۔ وہاں بینکنگ اور عیاشی و بدکاری کا کاروبار اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ چکا ہے۔ گویا اس خطے کے موجودہ اعمال اور حدیث کی واضح پیشگوئی، اس کے زوال کی نشاندہی کر رہے ہیں جس کا ظہور غالباً یہاں زمین دھنس جانے کی صورت میں ہونے والا ہے۔ اس واقعہ خسف کی اطلاع اُس عظیم ہستی ﷺ کی طرف سے دی گئی ہے جو صادق ومصدوق ہے اور جسے اہل عرب کے لئے بطور خاص رسول بنا

کر بھیجا گیا ہے۔ رسالت کا ایک لازمی خاصہ، کھلے نافرمانوں پر عذاب کا نزول ہوتا ہے اور یہ خطہ بلاشبہ اُس کا مستحق بنا ہوا صاف دکھائی دے رہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

قرآن حکیم کے بیان کے مطابق، عذاب خسف بنی اسرائیل کے ایک انتہائی مالدار شخص قارون پر نازل ہوا تھا جو اپنے مال و دولت پر بہت اترا گیا تھا۔ مال و دولت پر اترانے اور مستحقین کو محروم رکھنے کے علاوہ اس کا ایک اور جرم اپنی ہی قوم کے خلاف سرکشی اختیار کرنا بیان کیا گیا ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ اُس وقت حکومت فرعون کی تھی اور بنی اسرائیل کی حیثیت غلاموں سے بھی بدتر تھی۔ ایسے میں قارون کا پھلنا پھولنا اور بے تحاشا دولت اکٹھی کرنا، فرعون کی اجازت و حمایت کے بغیر ناممکن تھا۔ قارون کی سرکشی درحقیقت اپنی قوم کے خلاف فرعون کا ساتھ دینا تھا اور یہی وہ جرم سرکشی ہے جس کا ارتکاب اہل عرب بالخصوص خلیجی ریاستوں نے بھی اُمت مسلمہ کے ساتھ کیا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ ان چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا قیام، وہاں کے سرداروں کو برطانوی حکومت کے ساتھ وفاداری کا انعام وصلہ تھا۔ بعدازاں انہیں پٹھو حکمرانوں نے برطانیہ و امریکا کو یہاں فوجی اڈوں کی صورت میں مستقل قیام و اثر ورسوخ کے اسباب فراہم کیے۔ اسرائیل کے فلسطینیوں پر مظالم پر مجرمانہ خاموشی اختیار کی اور عراق و افغانستان پر حملوں کے لئے اہم ترین سہولت کار کا کردار ادا کیا۔ ان کی بے تحاشا دولت سے اُمت مسلمہ تو کم ہی فیض یاب ہوئی ہے مگر اغیار نے کوئی کسر بھی نہیں چھوڑی ہے۔ یہود و نصاریٰ اور ہنود کا خوب اعزاز و اکرام اور ان کے ساتھ اربوں ڈالرز کے معاہدے ہوتے ہیں مگر امت کی زبوں حالی پر کسی سوچ و بچار کی نوبت ہی نہیں آنے پاتی۔ اس سارے طرزِ عمل اور اپنی ہی عیاشیوں و خرمستیوں میں مگن رہنے والوں کو حدیث میں بیان کئے گئے شیطانی قرن کا مصداق کہنے میں کم از کم مجھے تو کوئی حرج و باک محسوس نہیں ہو رہا ہے۔ واللہ اعلم

آخر میں ''شاید کہ اُتر جائے اُن کے دل میں میری بات'' کے مصداق، قرآن حکیم کے 3 مقامات سے کچھ آیات کا ترجمہ پیشِ خدمت ہے:

1 ''اور ہم کتنی ہی ایسی بستیاں ہلاک کر چکے ہیں جو اپنی معیشت پر اترا گئی تھیں۔ پس یہ رہے اُن کے مسکن جو اُن کے بعد آباد نہ ہو سکے مگر بہت کم اور ہم ہی ان کے

وارث تھے۔‘‘ (القصص:16-18)

2 ’’اور کتنی ہی بستیوں نے امر اللہ سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا سخت ترین محاسبہ کیا اور انہیں بدترین سزا دی۔ پس انہوں نے اپنے کیئے کی سزا چکھی اور ان کے امر (نظام و طرز زندگی) کا انجام بدترین خسارے کی صورت میں ظاہر ہوا۔ (الطّلاق:8-9)

3 ’’کیا تم لوگ بے خوف ہو کہ تمھارا رب تمہیں خشکی پر ہی (زمین) میں دھنسا دے یا پھر تم پر پتھریلی ہوا بھیج دے، پھر تم اپنے لئے کوئی کارساز نہ پاؤ۔‘‘ (بنی اسرائیل:86)

اب اس مضمون کے اختتام پر اپنے درج بالا تجزیے کی تائید کرنے والی تازہ ترین خبر بھی قارئین سے شیئر کیے دیتا ہوں:

پاکستان سمیت خلیجی ممالک کے ساحلی علاقوں میں تیزی سے بڑھتی آبادی کو سونامی سے خطرات لاحق: ایک نئی سامنے آنے والی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ بحیرہ عرب کے آخری شمالی حصے میں موجود ایک ہزار طویل فالٹ لائن سے اس خطے میں بسنے والے لوگوں کو زبردست خطرات کا سامنا ہے۔ (روزنامہ جنگ، ۷ اپریل ۲۰۱۷)

’’خلاصہ تراویح اور دُعاؤں کے کتابچے مفت حاصل کریں‘‘

ماہِ رمضان المبارک کی مناسبت سے ایک کتابچہ ’’ہم نے آج تراویح میں کیا پڑھا‘‘ اُردو اور سندھی زبان میں تراویح کے دوران روزانہ پڑھے جانے والے قرآنِ کریم کے حصے کا خلاصہ مع بنیادی مسائل و دیگر معلومات اور ’’قرآنی و مسنون دُعائیں‘‘ (معہ آسان ترجمہ) مفت تقسیم کی جارہی ہیں۔ ان کتب کے حصول کے خواہشمند خواتین و حضرات عام ڈاک کیلئے کم از کم 15 روپے اور ارجنٹ میل سروس کے لئے 60 روپے کے ڈاک ٹکٹ درج ذیل پتے پر روانہ کر کے کتابچے حاصل کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر ممتاز عمر T-473، کورنگی نمبر 2، کراچی 74900

مِلّتِ اسلامیہ کی عملی زندگی کے
ہمہ جہت انحطاط کے علاج کا نسخہ

(غیر مسلم ممالک پنجہ یہود میں آ چکے، اب ملت مسلمہ ٹارگٹ ہے)

عبدالرشید ارشد

خالق کائنات نے نبی آخر الزماں ﷺ کی آخری امّت کے لئے نازل کردہ کتابِ ہدایت میں عملی زندگی کے ہر شعبہ میں کامیابی و کامرانی کے لئے جو راہنما اصول بیان فرمائے ان پر عملدرآمد کے لئے بنیادی نسخہ تدبّر و تفکّر کا بھی بیان فرمایا۔ جس جس دور میں اہل ایمان نے اس قیمتی نسخہ پر عمل کیا فیض پایا اور جنھوں نے اس سے روگردانی کی، جس قدر کی، انھوں نے اسی قدر اپنا حال و مستقبل داؤ پر لگایا۔ اسی غور وفکر کا دوسرا نام مستقبل کی منصوبہ بندی تھا پھر بتدریج یہ غور وفکر ملتِ مسلمہ کے ہاتھوں سے نکلتا چلا گیا۔

غور وفکر کے حوالے سے یہ مثل مشہور ہوئی کہ ہندو سال پہلے سوچتا ہے تو مسلمان چھ ماہ پہلے، اور سکھ چھ ماہ بعد۔ جب اس کہاوت کو عالمی منظر نامے میں پرکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اقوام میں گہری سوچ بچار کا سہرا یہود کے سر ہے جو صدیوں قبل سوچتے اور منصوبہ سازی کرتے رہے۔ یہ محض قیاس کے گھوڑے دوڑانا نہیں ہے بلکہ مصدقہ تاریخی حقائق اس کی پشت پر ہیں۔ یہود نے بینکرز کے ذریعے یورپ کو قابو کرنے کے بعد ان دنوں سونے کی چڑیا کہلائے جانے والے ہندوستان پر للچائی نظروں سے دیکھا تو برطانوی حکومت کو ہندوستان کا راستہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی تشکیل کے 'کاروباری غلاف' میں دکھایا اور ہندوستان کے حالات کا تجزیاتی مطالعہ کرنے کے لئے لارڈ میکالے کو بھیجا کہ اس مطالعہ سے ہمیں ہند میں پنجے گاڑنے کی راہنمائی ملے گی۔ لارڈ میکالے

نے ہندوستان کا ہمہ جہت جائزہ لے کر برطانوی پارلیمنٹ میں مندرجہ ذیل رپورٹ پیش کی جو اسی کے الفاظ میں اس لئے پیش کی جارہی ہے کہ ترجمہ میں دھاندلی کے الزام سے بچا جاسکے۔

"I HAVE TRAVELED ACROSS THE LENGTH AND BREATH OF INDIA AND I HAVE NOT SEEN ONE PERSON WHO IS A BEGGAR, WHO IS A THIEF, SUCH WEALTH I HAVE SEEN IN THIS COUNTRY, SUCH HIGH VALUES, PEOPLE OF SUCH CALIBER, THAT I DO NOT THINK WE WOULD EVER CONQUER THIS COUNTRY, UNLESS WE BREAK THE VERY BACK BONE OF THIS NATION, WHICH IS HER SPIRITUAL AND CULTURAL HERITAGE, I PROPOSE THAT WE REPLACE HER OLD AND ANCIENT EDUCATION SYSTEM, HER CULTURE, FOR IF THE INDIANS THINK THAT ALL THAT IS FOREIGN AND ENGLISH IS GOOD AND GREATER THAN THEIR OWN, THEY WILL LOOSE THEIR SELFSTEEM, THEIR NATION CULTURE AND THEY WILL BECOME WHAT WE WANT THEM, A TRULEY DOMINATED NATION." (LORD MACAULAY'S ADDRESS TO THE BRITISH PARLIAMENT ON FEB 2nd 1835)

''میں ہندوستان کے طول و عرض میں گھوما پھرا اور میں نے نہ تو کوئی مانگنے والا فقیر دیکھا اور نہ ہی چوری کی واردات سامنے آئی۔ یوں یہ ملک سونے کی چڑیا ہے جہاں اخلاقی اقدار کا سرمایہ ہے جسے موجودہ حالات میں زیر کرنا انتہائی مشکل ہے جب تک کہ ہم ان کے پرانے تعلیمی نظام کے سماجی و اخلاق کے ڈھانچے کی کمر توڑ کر اس کی جگہ اپنا نظام تعلیم اور کلچر متعارف نہ کرائیں جس کے سبب وہ اپنا ماضی فراموش کر کے وہ قوم بن جائیں گے جو ہمارا ٹارگٹ ہے۔'' (لارڈ میکالے جب پارلیمنٹ سے خطاب کر رہے تھے تو وہ مکمل طور پر یہودی فری میسن یونیفارم میں تھے۔ یہ نیٹ

پر لارڈ میکالے کلک کر کے تصدیق کی جاسکتی ہے)۔

لارڈ میکالے کی برطانوی پارلیمنٹ میں رپورٹ 1835ء کی ہے۔ اس سے آگے بڑھتے اس کے عملی پہلو دیکھئے۔

”ایسا ہی حادثہ 1880ء میں ہوا کہ قادیان کی بستی میں ایک رئیس زادہ مرزا غلام احمد قادیانی کو انگریز سرکار نے پہلے مجدد اور مناظر بنایا، پھر ”براہین احمدیہ“ نامی کتاب لکھوا کر 1901ء میں نبوت کے دعویٰ تک پہنچایا۔“ (مولانا تنویر الحسن احرار بحوالہ نقیب ختم نبوت جنوری 17ء)

ایک طرف تو دینی اقدار و تعلیمی نظام پر حملہ تھا جب کہ دوسری طرف دیگر معاشرتی خرابیوں کا جنم تھا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی لارڈ میکالے کے تجزیے کو اس کی حقیقی روح کے ساتھ ہندوستان میں فعال دیکھنا چاہتی تھی۔ یہ خواب شرمندہ تعبیر اسی صورت میں ہوسکتا تھا جب دین کا کام کرنے والوں میں افتراق و انتشار پیدا کیا جائے جس کا پہلا پتھر مرزا غلام احمد کی جعلی نبوت سے رکھا گیا۔ اگرچہ علمائے حق نے اس فتنہ کی سرکوبی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا مگر ”مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“۔

مذکورہ تفصیل اپنی جگہ۔ اب اسے مندرجہ ذیل منصوبہ کی روشنی میں سمجھئے۔ یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت تھے اور شریعت موسوی کے باغی تو تھے ہی انہوں نے حضرت موسیٰ کے قتل تک کی سازش کی جس پر قرآن حکیم کی گواہی موجود ہے ”وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي ...... اے میری قوم تم مجھے اذیتیں کیوں دے رہے ہو......“ (الصّف 5)۔

ان یہود نے:

”یہودیت کے خفیہ ریکارڈ کی رو سے 929 قبل مسیح میں یہودی سربراہوں نے ’پرامن‘ عالمی تسخیر کا منصوبہ بنایا۔ تاریخ جوں جوں آگے بڑھتی گی اس کام میں ملوث افراد نے اس منصوبہ پر کام کر کے اس کی جزیات طے کیں ...... یہ علامتی یہودی سانپ یہودی منصوبے کی تشریح کرتا ہے۔ سانپ کا سر، منصوبہ سازوں اور منتظمین کی علامت ہے اور دھڑ پوری یہودی قوم ہے......صہیونی علامتی سانپ کا سر،

صہیونیت کے مرکز تک اس وقت پہنچ سکے گا جب یورپی ممالک کی تمام تر حاکمیّت اس کے قدموں میں گر چکی ہوگی (عملاً یہ ہو چکا ہے) اور یہ سب کچھ اس وقت ممکن ہوگا جب معاشی بحران ہمہ جہت تباہی و بربادی، مذہبی اور اخلاقی دیوالیہ پن، جس میں یہودی دوشیزائیں اہم کردار ادا کریں گی، اپنی انتہا کو پہنچے گا۔ اقوام عالم کی چیدہ شخصیات اور سربراہانِ مملکت کے اندر فحاشی کی سرایت کا یہ یقینی راستہ ہے۔''

(Protocols Of The Meetings Of The Elders Of Zion, Page 15,16)

یہودی علامتی سانپ کی کارکردگی پر پروٹوکولز یوں تفصیل بیان کرتے ہیں جو چشم کشا بھی ہے اور گہرائی بھی فکر انگیز ہے۔

☆ 929ق م میں پہلے یورپی مرحلے کے دوران، پیریکلس کے دور میں اس نے قبرص ہڑپ کرنا شروع کیا۔

☆ دوسرے مرحلہ میں 69 قبل مسیح رومی حکومت اس کا نوالہ بنی۔

☆ تیسرے مرحلہ میں 1552ء میں چارلس پنجم کے عہد میں سپین پر چھائی۔

☆ چوتھے مرحلہ میں 1790ء کے دوران پیرس کی فتح تھی جو لوئیس xvi کا دور تھا۔

☆ پانچواں مرحلہ نپولین کی شکست کے بعد 1814ء سے لندن میں شروع ہوا۔

☆ چھٹا مرحلہ 1871ء میں برلن سے فرانکو۔ پروشن جنگ سے۔ اور

☆ ساتواں مرحلہ 1881ء میں مکمل ہوا جب ''یہودی سانپ'' سینٹ پیٹر برگ پہنچا۔

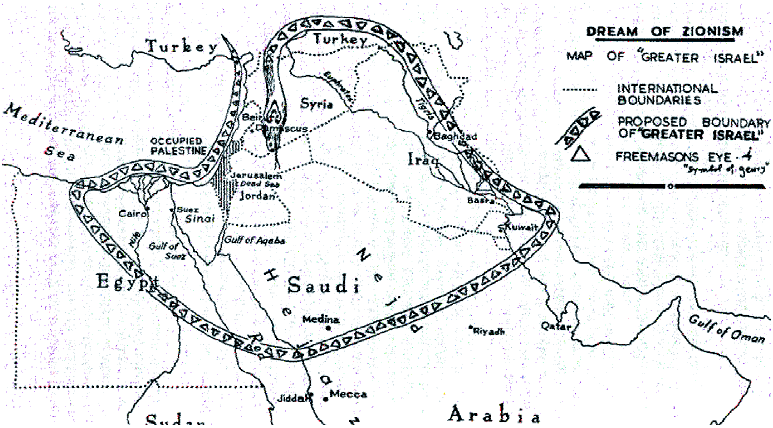

برطانیہ اور جرمنی کو اس وقت چھوڑے رکھا جب تک یہ سانپ روس تک (1905ء) تسلط قائم نہ کر لے۔ (Protocols- Page 16)

یہودی عالمی کنٹرول کے لئے منصوبہ بندی کے کچھ مراحل طے ہو چکے ہیں تو دوسرے منصوبہ جات پر عمل کے لئے لیوسیفر کی آنکھ ہے جو امریکن ڈالر پر دیکھی جا سکتی ہے، تفصیل موجود ہے۔ (تصویر پر ملاحظہ فرمائیں)

The above insignia of th order of Illuminate was adopted by Weishaupt at the time he founded the Order. Om may1,1776. It is that event that is memorialized by the MDCCLXXVI at the base of the pyramid, and not the date of the signing of independence, as the uninformed have supposed
"ANNUIT COEPTIS" means our conspiracy has been crowned with success.
"NOVUS ORDO SECLORUM" explains the nature of the conspiracy: and it means "a new social order
The careful student will note that the illuminate symbol on the U.S. one dollar bill links organization with the international bankers, Who control entire U.S. Monetary system through their privately owned Federal Reserve Corporation. Even as for years they have controlled the bank of England, and the central banks of the European countries. Also note the pattern of the snake skin on the dollar and on many other the name of th new European monetary Unit is also SNAKE.

THE PYRAMID
THE GLOBAL SYSTEM
AND CONTROL
MECHAMISMS

عالمی کنٹرول کے لیے

یہودی مخروطی منصوبہ

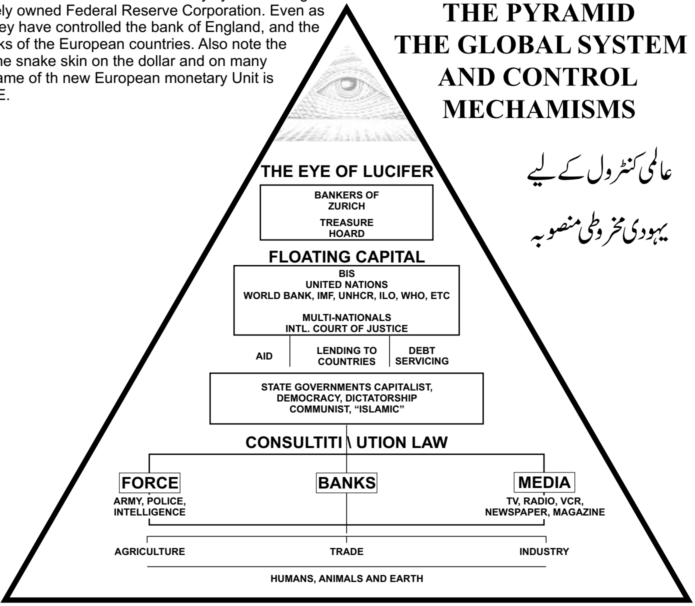

'لیوسی فر' بھی فری میسنری کی طرح یہودی تنظیم ہے، دونوں کا الگ الگ دائرہ کار ہے مگر باہم روابط بھی ہیں۔ عالمی اقتدار تک رسائی کے لئے دونوں ہی مصروفِ سفر ہیں۔ نیچے دیا گیا خاکہ لیوسیفر کی ہمہ جہت کارکردگی کے لئے راہِ عمل ہے:

یہودی ''لیوسیفر آنکھ'' امریکی ڈالر پر دائیں جانب ایک مخروط پر دیکھی جا سکتی ہے اور یہ آنکھ کس کس شعبے میں گل کھلانے کے لئے ہمہ وقت مستعد ہے اس کی تفصیل مذکورہ خاکہ میں موجود

ہےاور یہ متعین راہ عمل ہے جس کے ذریعے یہود عالمی اقتدار کی منزل حاصل کرنے کے لئے شب وروز کوشاں ہیں۔

امریکی ڈالر کے دائیں طرف 52 امریکی ریاستوں کو یہودی 'ڈیوڈ سٹار' (چھ کونا ستارے) کی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔تو بائیں طرف دائرے میں مخروطی منیار کے اوپر''لیوسی فر کی نگران آنکھ'' بنی ہے جس سے چہار سو روشنی کی پھیلی شعائیں ہیں۔آنکھ کے اوپر ANNUIT COEPTIS تحریر ہے جس کے معنی ہیں کہ''ہماری کامیابی یقینی ہے''۔مخروطی آنکھ جو انگور کے دانے کی طرح ابھری ہوئی ہے اس بات کی علامت کہی جاتی ہے کہ''ہم جرمن گستاپو کی طرح دہشت گرد ہیں''۔کرہ ارض پر چہار سو ہماری نظر ہے۔اہرام کے نیچے رومن حروف میں سن تاسیس تنظیم MDCCLXXVI-1776 لکھا ہے جب کہ اہرام کے نیچے چوتھائی دائرے میں لکھا ہے "NOVUS ORDO SECLORUM" یہ تنظیم کی حیثیت اور مستقبل کے منصوبوں کو ظاہر کرتا ہے۔اس کے معنی ہیں'ایک نیا سوشل آرڈر'یا'نیو ورلڈ آرڈر'۔اندازہ کیجئے کہ جو'نیو ورلڈ آرڈر' امریکہ کل دنیا کے سامنے لا رہا ہے اس کی منصوبہ بندی کتنا عرصہ قبل ہو چکی تھی۔

یہودی دہشت گرد تنظیم (لیوسی فر کی ذیلی تنظیم) کے بانی ویشاپٹ نے 1840 میں جنرل الفرڈ پائیک کو مستقبل کے لئے منصوبہ بندی کا کام سونپا تو اس نے کامل تنہائی میں بیٹھ کر 10 سال کے عرصہ میں 3 عالمی جنگوں اور تین عالمی انقلابات کی منصوبہ بندی کی جس کے نتیجے میں لیگ آف نیشنز بعد کی UNO،اس کی سکیورٹی کونسل،ورلڈ بنک،آئی ایم ایف،ڈبلیو ایچ او (صحت کے لئے) آئی ایل او (عالمی سطح پر لیبر کنٹرول کے لئے)،ایف اے او (زرعی کنٹرول کے لئے) یونیسکو (تعلیم وسماج کا رخ پھیرنے کے لئے) اور اسی طرح دوسرے ادارے یہودی مقاصد کی عالمی سطح پر تکمیل کی غرض سے تشکیل دینا تجویز کئے اور سب سے بڑھ کر دوسری جنگ عظیم میں ترکی کو شکست دلوا کر برطانوی اثر رسوخ سے اسرائیلی حکومت کے قیام کو یقینی بنانا تھا۔

پیشتر اس کے کہ یہود کے اقدامات کی منصوبہ سازی پر تفصیلی بات کریں،اسی منصوبہ سازی کے کچھ اہم پہلو بھی دیکھ لیں تاکہ دور حاضر میں عالمی سطح پر ہونے والے حوادث کو سمجھنا آسان ہو جائے:

''اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون نے عربوں کے خلاف جنگ کو صد 100 سالہ جنگ قرار دیا ہے اور اسے بھر پور طریقے سے لڑنے کا اعلان کیا ہے۔ وہ صد سالہ جنگ جو پوری دنیا کو اپنے شعلوں کی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ وہ جنگ کہ جس کے خلاف امریکہ کے اندر آوازیں اٹھ رہی ہیں مگر انہیں سننے والا کوئی نہیں، وہ جنگ جو روئے زمین پر انسانی تاریخ کی آخری جنگ بن سکتی ہے......''

(CNN JOURNALIST ROBERT NOVAK,
NAWA-E-WAQAT .24.08.02)

یہ ایک پہلو ہے یہود کی سوچ اور منصوبہ سازی کا۔ اب 1967ء کی عرب اسرائیل کی جنگ میں پاکستان کے کردار پر سیخ پا دوسرے اسرائیلی وزیراعظم کا بیان بھی ملاحظہ فرمایئے:

''عالمی یہودی تحریک (WORLD ZIONIST MOVEMENT) کو اپنے لئے پاکستان سے خطرہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور پاکستان اس کا پہلا ہدف ہونا چاہئے کیونکہ یہ نظریاتی ریاست یہودیوں کی بقا کے لئے سخت خطرہ ہے اور یہ کہ سارا پاکستان عربوں سے محبت اور یہودیوں سے نفرت کرتا ہے۔ اس طرح عربوں سے ان کی محبت ہمارے لئے عربوں کی دشمنی سے زیادہ خطرناک ہے لہٰذا عالمی یہودی تحریک کو پاکستان کے خلاف فوری اقدام کرنا چاہیے۔

بھارت پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے جس کی ہندو آبادی پاکستان کے مسلمانوں کی اَزلی دشمن ہے جس پر تاریخ گواہ ہے۔ بھارت کے ہندو کی اس مسلم دشمنی سے فائدہ اٹھاتے، بھارت کو استعمال کر کے پاکستان کے خلاف کام کا آغاز کرنا چاہیے۔ یوں پاکستان پر کاری ضرب لگا کر ہمیں اپنے منصوبہ کی تکمیل کرنا ہے تا کہ صیہونیت کے یہ دشمن ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہوں''۔ (اسرائیلی وزیراعظم بن گوریان) (بحوالہ یہودی سرکاری آرگن، ''جیوش کرانیکل 19 اگست 1967ء)

''پاکستان کی فوج اپنے پیغمبر کے لئے بے پناہ محبت رکھتی ہے اور یہی وہ رشتہ ہے جو عربوں سے ان کے تعلق کو مضبوط بناتا ہے اور یہی محبت وسعت طلب عالمی صیہونی تحریک اور مضبوط اسرائیل کے لئے شدید ترین خطرہ ہے لہٰذا یہود کے لئے یہ انتہائی

اہم مشن ہے کہ ہر صورت اور ہر حال میں پاکستان فوج کے دِلوں سے ان کے پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کو کھرچ دے۔'' (امریکی نژاد یہودی ایکسپرٹ پروفیسر ہرٹز)

مذکورہ اقتباسات کو ایک بار پھر بغور پڑھیں۔ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں پاکستانی افواج کی عربوں کی امداد سے مشتعل ہوکر یہود نے بھارت کی عملی معاونت سے اسلامی جمہوریہ پاکستان سے، اس کی مسلح افواج سے عملاً بدلہ لیتے ہوئے نصف پاکستان کو بنگلہ دیش بنایا تو عالمی اسلامی تاریخ میں پہلی بار 96 لاکھ جوانوں افسروں نے انتہائی شرمناک طریقے سے بھارتی بزدلوں کے سامنے ہتھیار رکھ کر بھارتیوں کا قیدی بننا قبول کیا۔ یوں بن گوریان اور پروفیسر ہرٹز کے الفاظ تاریخ کا حصہ بن کر ہمیشہ کے لئے ہمارا منہ چڑانے کا سبب بن گئے، اس کامیابی پر یہود کا کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوا بلکہ ان کی منظّم ریشہ دوانیاں آج بھی فعال کردار ادا کرتی دیکھی جا رہی ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے منصوبہ ساز انہی کی مرضی ومنشا کے مطابق اہل وطن کی تقدیر کے فیصلے کرتے ہیں۔ ماضی کے وزیر خزانہ شعیب ہوں، وزیر اعظم معین قریشی ہوں یا وزیر اعظم شوکت عزیز جو پاکستان سے فارغ ہوکر بھارت میں ایڈوائزر بنے، انہیں کے اشارۂ ابرو پر تعینات ہوئے تھے اور کل کلاں کس کس کا نام لیا جائے گا مستقبل کی تاریخ بتائے گی۔

آیئے ایریل شیرون کے دعوے کو دیکھیں اور پھر اپنی بصیرت اور شعور کی کسوٹی پر اسے جانچتے دیکھیں کہ ہم آج کہاں کھڑے ہیں۔ جو کچھ یہود نے چاہا، کیا ہم نے ویسا ہی بن کر نہ دکھایا؟

''اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ یہودی آج بھی اللہ کی پیاری مخلوق ہیں اور اس نے یہودیوں کو ہر نعمت سے نواز رکھا ہے اور یہودی پہلے کی طرح دنیا میں قدم جما رہے ہیں۔ آج مسلمانوں کا شیرازہ بکھر چکا ہے اور وہ فاتح نہیں ہو سکتے۔ اب بیت المقدس کو آزاد کرانا ان کے بس میں نہیں ہے وہ اپنے فروعی مسائل میں الجھے ہوئے اور عیاشی میں بری طرح پھنس چکے ہیں مسلمان عیاشی کے سمبل بن چکے ہیں۔ اب ان میں (حضرت) عمرؓ اور صلاح الدین ایوبی والا جذبہ نہیں رہا......

(بحوالہ روزنامہ انصاف، 25 جنوری 2002ء)

اسرائیلی وزیر اعظم نے جو کچھ کہا وہ یہود نے کس راستے پر چلتے حاصل کیا اسے دیکھ لینا

اس لئے ضروری ہے کہ شاید ہماری بصیرت وحمیت ہمیں جھنجھوڑ کر راہ عمل بدلنے پر راغب کر دے، خوابِ غفلت سے چونکا دے، جس کے بظاہر امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں کہ ملت اسلامیہ کے ذمہ داران نے قلب وذہن انہی کے پاس تو گروی رکھا ہوا ہے جس کے شواہد روزمرہ زندگی کے معمولات سے سامنے آتے رہتے ہیں۔

یہودی وزیر اعظم بن گوریان کا بیان بحوالہ جیوش کرانیکل اوپر آپ کے سامنے آ چکا کہ ہم ہندوستان کو استعمال کر کے پاکستان کو نیست ونابود کر دیں گے۔اب یہود کو ایک ایسا دیدہ دلیر مسلم دشمن امریکی صدر مل گیا ہے جو صدارتی الیکشن کے دوران اور بعد میں بھی مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دیتا رہا ہے۔اگرچہ پہلے صدور بھی نہ اسلام دوست تھے اور نہ ہی پاکستان دست تھے (جب کہ پاکستانی قیادت ہمیشہ ہی ان کی واضح دشمن پالیسیوں اور اقدامات کے باوجود انہیں دوست گردانتے 'واری صدقے' جاتے رہے آج امریکہ کے نئے صدر نے حلف اٹھاتے ہی 'پاکستان کے ازلی دشمن' وزیر اعظم بھارت کو دعوت دی ہے اور جواباً بھارت نے ٹرمپ کو اپنے ہاں بلایا ہے۔خبر ملاحظہ فرمائیے:

''بھارت امریکہ کا حقیقی دوست ہے، ٹرمپ، نریندر مودی کو دورہ کی دعوت، امریکی صدر کا بھارتی وزیر اعظم کو فون، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شانہ بشانہ کھڑے ہونے، شراکت داری مزید مستحکم کرنے پر اتفاق۔

نریندر مودی کا مل کر کام کرنے کے عزم کا اظہار، ٹرمپ کو دورہ کی دعوت، بھارتی وزیر اعظم رواں برس کے آخر میں امریکہ آئیں گے۔ (وائٹ ہاؤس)

(بحوالہ روزنامہ ایکپریس صفحہ 8،26 جنوری 2017ء۔خبر بحوالہ واشنگٹن۔اے ایف پی، نیٹ نیوز)

مذکورہ خبر بھی پاکستان کے محبّ دانشوروں اور پالیسی سازوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ امریکہ اور بھارت کے ساتھ خیر سگالی کے خواب صبح دوپہر شام دیکھ رہے ہیں اور دونوں جانب سے 'خیر سگالی کو معراج تک پہنچانے' کی خاطر دہشتگردی کے خاتمہ کے غلاف میں لپیٹ کر کاری ضرب لگانے کی تیاریاں کر رہے ہیں تاکہ 'نہ رہے بانس نہ بجے بانسری'۔مگر پاکستانی قیادت مومنانہ بصیرت کو تین طلاق دے کر مطمئن ہے۔قومی حمیت وغیرت کو سلانے کے مندرجہ ذیل

اقدامات ہو چکے ہیں:۔

(1) تعلیم کے لئے یہودی ایجنڈا: ''......ہمیں غیر یہود کے نظامِ تعلیم کو وہ جہت دینی ہے جو ان کے انتظامی ڈھانچے کے تمام کل پرزے ڈھیلے کر دے......'' (پروٹوول 16:3)

''قدیم ادب و تاریخ کی تعلیم کو ختم کر کے ہم مستقبل سے متعلقہ عنوانات پر تعلیم رائج کریں گے کہ ماضی کی تاریخ ہمیں رہنمائی نہیں دیتی چونکہ یہ اچھے بُرے غلط سلط واقعات کا مجموعہ ہے ماضی کی تاریخ سے من پسند عنوانات و واقعات کو ہم اپنی ضرورت کے اعتبار سے نصاب کا حصہ بنائیں گے'' (پروٹوکول 10:4)

یہودی پروٹوکولز میں تعلیم کے حوالے سے اور بھی ہدایات ہیں جن کا لب لباب آغاز میں لارڈ میکالے کی فکر سے مماثلت ہے کہ ملتِ اسلامیہ (خصوصاً ہند) کو زیر کرنے کے لئے نظام تعلیم پر کاری ضرب لگاتے، خوشنما پردوں میں قابل قبول بناتے بدلنا لازم ہے۔

(2) اقدار کا خاتمہ: ''......یہی وجہ ہے کہ ہمارے لئے لازم ہوگیا ہے کہ ہم غیر یہود کے تصورِ خدا کی روح کی دھجیاں بکھیر کر اس کی جگہ مادی فوائد اور حسابی قاعدے لے آئیں۔'' (یعنی ہر عمل کی مادی فوائد کے رواز و می تولا جائے) (پروٹوکول 4:3)

- آج ملت اسلامیہ کے عمومی رویے مذکورہ ''یہود فکر'' کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں کہ تعلیم وصحت جیسے مقدس مشن منافع بخش کاروبار بن چکے ہیں۔ کیا یہ ''یہودی محنت'' کی کامیابی نہیں ہے؟

(3) معاشی، تجارتی اور صنعتی اقدار کا خاتمہ: ''ہم صنعت و تجارت کے پروگراموں کی یوں سرپرستی کریں گے (یہ کام اپنے زرخرید ایجنٹوں کے ذریعے ہوگا) کہ عملاً مکمل کنٹرول ہمارے ہی ہاتھ میں ہو۔ سٹہ بازی صنعت کی دشمن ہے جب کہ سٹہ بازی سے پاک معیشت استحکام کی ضامن ہے اور سرمایہ نجی ہاتھوں میں رہنے سے زراعت مضبوط ہوتی ہے۔ ہماری کامیابی اس میں ہے کہ سٹہ بازی کے ذریعے صنعت و زراعت کے سوتے خشک کر دیں۔ جس کے سبب روئے عالم کی تمام دولت ہم سمیٹ لیں اور یوں غیر یہود محض بھکاری ہوں گے، ہمارے سامنے (IMF اور ورلڈ بنک وغیرہ) سرنگوں غلام ہوں گے اور ہم سے صرف زندہ رہنے کی بھیک مانگیں گے''۔ (پروٹوکول 6:6)

- آج کی اسلامی دنیا ورلڈ بنک اور انٹرنیشنل مانیٹری ایجنسی IMF، لندن اور پیرس کلب

کے قرضوں تلے دبی ہوئی ہے۔ پہلے قرضوں کی ادائیگی ہو نہیں پاتی کہ ان کے اقساط ادا کرنے کی خاطر مزید قرض لینے پڑتے ہیں۔ سعودی عرب جو تیل کی دولت سے مالا مال دوسرے ممالک کی مدد کرتا تھا آج امریکہ سے 7 ملین ڈالر سودی قرض لے چکا ہے اور رہا پاکستان تو اس کی حالت یہ ہے کہ کشکول لئے ہمہ وقت IMF کے دروازے پر صدا لگاتا دیکھا جاتا ہے ''ایک روٹی ایک ڈالر دے خدا کے نام پر''۔ آف شور کمپنیاں اسی سازش حصہ ہیں آج صنعت کی تباہی کا ایک جیتا جاگتا ثبوت پاکستان سٹیل مل ہے تو اندرون ملک بے شمار کارخانے بند ہیں بعض کا تو ملبہ تک نیلام ہو چکا ہے۔ یہ یہودی وظیفہ پر پلنے والے منصوبہ سازوں کی محنت کی کامیابی ہے۔

(4) مذہبی رواداری کی تباہی: ''ہمیں مختلف مکاتب فکر کے لوگوں کو مخصوص جماعتوں میں منظّم ہی نہیں کرنا بلکہ انہیں نعرہ بازی بھی سکھانی ہے اور انہیں شعلہ بیان مقررین کے سپرد کرنا ہے جن کی شعلہ بیانی اور جن کے دعووں کو سن سن کر عوام ان سے بدظن ہو جائیں گے اور دلوں میں نفرت بھر جائے گی''۔

یہ پہلے راز کی بات ہے کہ رائے عامہ پر تسلط حاصل کرنے کے لئے اوّلاً ہمیں ماحول کشیدگی، مایوسی اور بے اطمینانی کی فضا پیدا کرنا ہوگی جس کے لئے متضاد نظریات اور متنازعہ آرا کو جنم دے کر مستحکم کرنا ہوگا۔ یہ کھیل طویل عرصہ تک کھیلا جائے گا۔'' (پروٹوکولز 10-5:9)

- مذکورہ منصوبہ بندی کے شاہکار عملاً گلی گلی اور محلے محلے دیکھے جا سکتے ہیں۔ مذہب کے نام پر بنے گروہ گننا محال ہے۔

(5) صحافت اور میڈیا کی تباہی: ''...... پریس کا کردار یہ ہے کہ وہ ناگزیر ترجیحات کو مؤثر انداز میں پھیلائے، عوامی شکایات کو اجاگر کرے، عوام میں بے اطمینانی پیدا کرے، پریس ہی کے ذریعے اظہار آزادی ایک قوت کے طور پر ابھرتی ہے۔ غیر یہود حکومتیں ابھی اس موثر ہتھیار سے مکمل واقفیت نہیں رکھتیں اور یوں پریس ہمارا مطیع فرمان ہے۔ یہ پریس ہی ہے جس کے سبب ہم نے خود پس پشت رہتے ہوئے طاقت حاصل کی ہے۔'' (پروٹوکول 2:5)

''آج کی دنیا میں کونے کونے سے ملنے والی خبروں کی ترتیب و تدوین میں حصہ لینے والی ایجنسیاں ہماری نظر میں ہیں اور پھر مکمل طور پر ہمارے قبضہ قدرت میں (باقی برصفحہ 50)

برطانیہ میں قبولِ اسلام پر ایک نظر

The Islamic Da'wah Institute

62 Ennerdale Avenue, Stanmore, Middx. HA7 2LD

جناب عمیر زبیر صاحب نے لندن سے ایک اہم خبر بصورتِ مضمون اشاعت کے لیے ارسال کی ہے، جو ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

موجودہ دور میں جب سے برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک کو مسلمانوں نے اپنا وطن بنایا ہے، اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ بھی زوروں پر رہا ہے اور اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں بھی روز بروز تاریخی اضافہ ہوتا رہا ہے۔ ان نامساعد حالات کے باوجود قبولِ اسلام کی رفتار کا روز افزوں بڑھتے جانا اسلام کی حقانیت کی واضح دلیل ہے۔ بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کے خلاف ذرائع ابلاغ پر جس قدر غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں اسی قدر صاف دل یورپی و برطانوی عوام الناس اسلام کا اپنے طور پر مطالعہ کر کے اسلام سے متأثر ہوتے ہیں اور بالآخر دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس صورتِ حال پر یہ شعر صادق آتا ہے ؎

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اُتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

اسلام کا صحیح پیغام غیر مسلموں تک پہنچانے کے لئے برطانیہ اور یورپ میں بہت سی اسلامی تحریکیں اور دعوتی تنظیمیں سرگرمِ عمل ہیں جو سب کی سب ہدیۂ تبریک وستائش اور تعاون کی مستحق ہیں۔ ان میں سے ایک دعوتی تحریک 'ادارۂ دعوتِ اسلامیہ' کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے

جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر یورپ اور برطانیہ کی تمام مسلم تنظیمیں کامل اتحاد اور تندہی کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مشن کو آگے بڑھائیں تو مزید تیز رفتاری سے غیر مسلم حلقہ بگوشِ اسلام ہو سکتے ہیں۔

'ادارۂ دعوتِ اسلامیہ' گذشتہ پندرہ سال سے مالی وسائل کے بغیر غیر مسلموں کے ساتھ افہام وتفہیم، مکالمہ بین المذاہب اور دعوتِ اسلامی کے کام میں سرگرمِ عمل ہے۔ اس ادارہ کے پاس اپنی عمارت یا دفتر تک نہیں لیکن اس کے باوجود محض اللہ کے بھروسے پر یہ دعوتِ اسلام کی خدمت میں دن رات کوشاں ہے۔ چنانچہ اس قلیل عرصے میں 60 کے قریب مرد وزن اسلام قبول کر چکے ہیں جن میں عیسائیت کے تمام دھڑوں رومن کیتھولک، پروٹسٹنٹ، پرسبائٹیرین، مشرقی اورتھوڈوکس، یونانی اورتھوڈوکس، پینٹی کوسٹل وغیرہ کے علاوہ یہودیت، ہندومت، سکھ مت، بدھ مت، تاؤازم، دہریت (ایتھیزم)، لاادریت (ایگنوسٹزم) کے حامل افراد شامل ہیں۔ اس ادارے کے سربراہ برطانیہ کے اسلامی سکالر، مکالمہ بین المذاہب کے سپیکر، ٹی وی اور ریڈیو براڈکاسٹر، اردو، پنجابی اور انگریزی کے شاعر جناب محمد فیاض عادلؔ فاروقی کے ہاتھ پر گذشتہ کئی سال میں جن متنوع مذاہب وافکار کے حامل غیر مسلم مرد وزن نے اسلام کا آفاقی، بین الاقوامی، وحدتِ انسانی کا داعی اور امن وانصاف کا حامل دینِ اسلام قبول کیا وہ افراد یقیناً اسلام کے بارے میں بہت سی غلط فہمیوں کے ازالے کا سبب بنیں گے۔

اس مختصر رپورٹ کا مقصد امتِ مسلمہ کو یہ تسلی دینا ہے کہ ان ناگفتہ بہ حالات میں بھی جب کہ اسلام اور اہلِ اسلام اپنے بیرونی اور اندرونی دشمنوں کے تابڑ توڑ حملوں کا شکار ہیں، اللہ تعالیٰ غیر مسلموں کے دلوں میں اسلام کی رغبت ڈال رہا ہے اور وہ جوق در جوق حلقۂ اسلام میں داخل ہوتے جا رہے ہیں۔ اب مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ اسلام کے بارے میں معذرت خواہانہ رویہ ترک کر کے اسلامی تعلیمات کا خود گہرا اور مخلصانہ مطالعہ کریں اور اس کی تعلیمات کی طرف غیر مسلموں کو اخلاق اور محبت سے بلانے کی سعی کریں۔

دیکھ کر رنگِ چمن ہو نہ پریشاں مالی
کوکبِ غنچہ سے شاخیں ہیں چمکنے والی

خس و خاشاک سے ہوتا ہے گلستاں خالی
گل بر انداز ہے خونِ شہداء کی لالی
رنگ گردُوں کا ذرا دیکھ تو عُنّابی ہے
یہ نکلتے ہوئے سورج کی افق تابی ہے

حال ہی میں ویسٹ انڈیز میں پیدا ہونے والے ایک 56 سالہ وسط العمر (کہولۃ السن) برطانوی شہری آلسٹن ایلین (Alston Alleyne) نے مولانا عادل فاروقی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ ان کا اسلامی نام 'حکیم' رکھا گیا۔قبولِ اسلام سے پہلے مولانا عادل فاروقی نے ازخود ان کو اسلام کے بارے میں سوالات کرنے کی دعوت دی تاکہ بعد میں پیدا ہونے والے معمولی سے معمولی شبہات کا بھی پیشگی ازالہ کر دیا جائے۔ چنانچہ آلسٹن نے کئی سوالات کیے جن میں سے صرف ایک سوال کا جواب خلاصۃً پیشِ خدمت ہے۔

آلسٹن کے ایک سوال کے جواب میں کہ 'اللہ' کا لفظ پچھلے رسولوں کی تعلیمات میں کہیں ملتا ہے؟ جناب عادل فاروقی نے بتایا کہ 'ایل' اللہ اور الہٰ کے نام کی ہی ایک شکل ہے جو 'اسرئیل، اسماعیل، عمانویل، بیت ایل' جیسے الفاظ میں شامل ہے۔ چونکہ اللہ کا لفظ ال اور الہٰ سے مل کر بنا ہے یعنی عبادت کے لائق ایک ہی ذات لہٰذا لفظ اللہ اور الہٰ کی کئی شکلیں عبرانی اور آرامی زبانوں کے الفاظ کی صورت میں بائبل میں موجود ہیں مثلاً 'ایلے لویا' (یا 'ہیلے لویا') 'ایل، الوہ، یا' سے مل کر بنا ہے جس میں ایل اور الوہ، الہٰ اور اللہ کے لفظ ہی کی شکلیں ہے۔ بائبل کے عہد نامۂ جدید (نیو ٹسٹامنٹ) میں عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی زبان کے جو الفاظ درج ہیں ان میں 'الائی الائی لما سبقتنی' میں 'الائی' 'الٰہی' ہی کی ایک شکل ہے جس کا مطلب 'میرے خدا' ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے خدا کو پکار رہے تھے کیونکہ وہ خود نہ خدا تھے نہ خدا کا حصہ تھے۔ اگر وہ خود تثلیث (ٹرینیٹی) کے اقانیمِ ثلاثہ (تین افراد) میں سے ایک اقنوم (فرد) ہوتے تو وہ 'میرا خدا' نہ کہتے۔ اگر وہ خود خدا ہوتے تو اپنے علاوہ کسی اور خدا کو کیوں پکارتے؟ اگر ان کا خدا کوئی اور تھا تو ان کو خدا کیوں مان لیا گیا؟

درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی دینِ اسلام کی خالص توحید کی دعوت دیتے رہے

جس کی دعوت ان سے پہلے حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء ورُسل علیہم السلام نے دی تھی۔ اللہ کی وحدانیت کی تعلیم کی تکمیل و اتمام کے لئے ہی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دین کو مکمل کر کے صحابہٴ کرام رضی اللہ عنہم اور اہلِ بیت ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے حوالے یہ امانت سونپ دی۔ اس امانت کی ترسیل اب قیامت تک امتِ محمدیہ ؐ کے ذریعے جاری رہے گی۔ اب نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا اور اجتہاد کا دروازہ کھول دیا گیا۔ لہٰذا اب کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ چنانچہ کلمہٴ طیبہ کا اقرار ختمِ نبوت کی شہادت ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک آنے والے ہر زمانے، ہر انسان اور جن اور ہر شعبہٴ حیات کے لئے اللہ کی طرف سے مقرر کردہ واحد ہادی، پیغامبر اور شارع (قانون ساز) ہیں۔ ان کی ختمِ نبوت قیامت تک جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اقرار پر ہی نجاتِ اخروی کا دارومدار ہے۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا یعنی اللہ کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا۔ اسی کا نام اسلام ہے۔ کسی نبی نے یہودیت، عیسائیت یا کسی اور مذہب کو اختیار کرنے کا حکم نہیں دیا۔ حتیٰ کہ بائبل میں یہودیت اور عیسائیت نام کے کسی مذہب کا ذکر تک نہیں۔ نہ ہی بائبل میں تثلیث کا نام ملتا ہے۔ اسلام قبول کرنے والا شخص اپنے اس ابتدائی دین و مذہب میں واپس آجاتا ہے جس کی تعلیم تمام انبیاء کرام علیہم السلام دیتے آئے ہیں۔

بقیہ از ملت اسلامیہ کی عملی زندگی کے انحطاط............

ہوں گی کہ انہیں ہم جو ڈکٹیٹ کرائیں گے وہی کریں گی۔" (پروٹوکول 12:4)

لیوسی فر کی چمکتی آنکھ کس کس پہلو سے یہودی مقاصد کی تکمیل میں صبح و شام مصروفِ عمل ہے اس کا مختصر خاکہ آپ کے سامنے ہے۔ اس آئینہ میں اگر آپ چشمِ بصیرت سے جھانک سکیں تو دورِ حاضر میں ملتِ مسلمہ بالعموم اور اسلامی جمہوریہ پاکستان بالخصوص کامیاب ٹارگٹ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ملتِ مسلمہ کی قیادت کو بصیرت کی آنکھ سے نواز دے تاکہ یہ اپنا قبلہ درست کرتے دنیا و آخرت سنوار لے۔ آمین۔

حرمتِ رسول ﷺ پر جان بھی قربان ہے

ابوفیصل محمد منظور انور

نماز اچھی ، حج اچھا ، روزہ اچھا ، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا ﷺ کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا (مولانا ظفر علی خان)

کلمہ طیبہ ’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ‘ کے نام پر وجود میں آنے والے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں قبضہ مافیا ٹائپ حکمرانوں کی عدمِ دلچسپی اور دین سے دُوری کے باعث سات عشروں بعد بھی نفاذِ اسلام تو ممکن نہ ہوسکا البتہ مملکت خدا داد میں چند مغرب زدہ، سیکولر، منافقین، ناعاقبت اندیش عناصر نے اسلام دشمنوں کے ایجنٹ بن کر شعائر اسلامی کا مذاق اڑانا شروع کر رکھا ہے آزادیٔ پاک وطن کے فوری بعد تو توہین رسالت یا اسلام کے خلاف سوچنا تک بھی ممکن نہ تھا مگر گزشتہ کچھ عرصے سے ایسے واقعات ہو رہے ہیں جنھیں سن کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔فیس بک پر سوشل میڈیا کے ذریعے بھینسا اور موچی ایسی ویب سائٹس پر موجود مواد انتہائی گھٹیا اور شرمناک ہے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والا کوئی بھی شخص ایسی کمینگی کرسکتا ہے دل ماننے کو تیار نہیں ہے یقیناً یہ اسلام دشمن عناصر کی کارروائی ہے اس کے پیچھے یہودی یا امریکی لابی جو بھی ہے اسے بے نقاب ہونا چاہیے۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مغربی دنیا نے صلیبی جنگیں شروع کر رکھی ہیں جس کا برملا اعلان سابق امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے عراق و افغانستان پر حملے کے وقت کیا تھا مغربی ممالک توہین مذاہب اور انبیاء علیہم السلام کے مرتکب عناصر کو تحفظ فراہم کرتے رہے ہیں جس سے ایسے قبیح فعل کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے یہی وجہ ہے کہ مغرب میں اب تک توہین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام دشمنی کے کئی روح فرسا واقعات ہو چکے ہیں جن پر امت مسلمہ کا شدید ردعمل بھی سامنے آتا رہا ہے مگر حزب الشیطان میں شامل ایسے عناصر نے اپنی روش نہیں بدلی وہ بدستور گاہے بگاہے مسلمانوں کی دل آزاری اور اسلام دشمنی کا اظہار کرنے میں مصروف ہیں۔ افسوس ناک امر یہ ہے کہ مغرب کی تقلید میں اب پاکستان میں بھی کچھ سیکولرز، ننگ دین و وطن عناصر نے سوشل میڈیا کے ذریعے وہی کام شروع کر دیے ہیں جو اسلام دشمن لابی کر رہی تھی یہ گھٹیا فعل جو ناقابل برداشت ہے یہ مسلمانوں کے بھیس میں چھپے منافق کر رہے ہیں یا کوئی اور ہے؟ سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین ایسے ننگ دین کمینے عاقبت نا اندیش لوگوں کے علاوہ اور بھی کئی افراد سامنے آ رہے ہیں۔ فیس بک پر جو کچھ دکھایا گیا ہے اس کے خلاف بندہ مومن کا شدید ردّعمل فطری بات ہے ان بدطینت عناصر نے فساد فی الارض پھیلانے کی کوشش کی ہے نا صرف ملک پاکستان بلکہ مسلمان ممالک میں دہشت گردی کو مزید ہوا دینے کی مکروہ سازش کی ہے انھیں سزا نہ دی گئی اور بچانے کی کوشش کی گئی تو اس کے سنگین نتائج مرتب ہوں گے جس کا شاید حکومتی زعماء کو اندازہ ہی نہیں ہے۔ حکومت نے ملک بھر میں آپریشن ردّالفساد مہم شروع کر رکھی ہے نیشنل ایکشن پلان کے 20 نکاتی ایجنڈے میں 14ویں نمبر کی شق Measures against abuse of internet and social media for terrorism. کے مطابق فساد پھیلانے والوں کے خلاف ایکشن فوری نوعیت کا تقاضا کرتا ہے مگر متعلقہ اداروں نے فوری ایکشن لینے کی بجائے روایتی سست روی کا مظاہر کیا ہے جبکہ عدلیہ کے معزز جج کی رولنگ کے بعد کئی ملزمان مفرور ہو چکے ہیں سوشل میڈیا پر فسادیوں کے خلاف فوری ایکشن قانونی تقاضا تھا مگر لگتا ہے کہ حکومت نے اس واقعہ کو فوری اہمیت نہ دی اور زبانی جمع خرچ کے علاوہ کچھ بھی نہ کیا ایسے واقعات ہی تو فساد فی الارض کا سبب بنتے ہیں رسالت مآب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس بارے خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے

قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا ہے: اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ (احزاب 2) ''یقیناً نبی ﷺ کا حق مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ ہے''۔اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا (احزاب 57) ''جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں ان پر اللہ نے لعنت کی ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے اس نے اہانت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

آزادی اظہار رائے کے نام پر ان کے حق میں کالم نویسی کرنے والے مغربی مادر پدر آزاد معاشرے کی پیداوار ایسے منافقین کو آخرت میں اپنے بھیانک انجام سے تو دوچار ہونا ہی ہے مگر ان شا اللہ وہ دنیا میں بھی ذلیل ورسوا ہی ہوں گے۔ مدنی دور میں یہودی سردار کعب بن اشرف کی ہرزہ سرائی حد سے تجاوز کر گئی تو رسالت مآب ﷺ کے حکم پر محمد بن مسلمہ اور دیگر اصحاب رسول ﷺ نے اسے کیفر کردار تک پہنچا دیا تھا موجودہ دور میں ایسے ہی کرداروں نے توہین رسالت مآب ﷺ کر کے فساد فی الارض پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ جسٹس شوکت عزیز صدیقی کا نوٹس اور ریمارکس امید کی ایک کرن ہے اور قابل تحسین عمل ہے تاہم کچھ عرصے سے نام نہاد کالم نویسوں کا ایک گروہ محترم جسٹس صاحب کی ذاتی زندگی بارے کیچڑ اچھال کر ان کی کردارکشی کرنے میں مصروف ہے۔ لگتا ہے کہ یہی عناصر ملک میں فساد پھیلانا چاہتے ہیں حکومت جس طرح دہشت گردوں کے سہولت کاروں کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہے اس طرح ان منافقوں کے خلاف بھی فوری کارروائی وقت کا تقاضا ہے اس سے پہلے کہ کوئی جذبات سے مغلوب شخص انھیں کیفر کردار تک پہنچائے حکومت خود انھیں ان کے عبرتناک انجام تک پہنچائے، رسول اللہ ﷺ سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور کوئی مسلمان اپنے پیارے رسول ﷺ کے خلاف معمولی بات تک سننا گوارا نہیں کر سکتا حکمران مصلحت کوشی کی پالیسی ختم کریں۔ توہین رسالت مآب ﷺ ایک ناقابل معافی جرم ہے اور اس سازش کے پیچھے جو کوئی بھی ہے ایسے عناصر کو بے نقاب کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دے۔ بقول علامہ اقبالؒ

ذات نبی ﷺ بلند ہے ذات خدا کے بعد   ہر ابتدا سے پہلے ہر انتہا کے بعد

made interesting progress. They had devised a torpedo and rocket. Both were novelties of their time. The torpedo was really a device e where an explosive charge was placed at the end of a lance. The propulsion was done by a large rocket that was attached to the torpedo. This lance would impale itself to the wooden ship's side and the explosive within the torpedo would blow up, sinking the ship.

Flowers Gardens

Medieval Europe boasted kitchen gardens. However, Muslim rulers of al Andalus developed beautiful flower gardens sometime in the `11th century. The ideal was taken up readily by the Europeans. Carnations and tulips originated in al Andalus and made their way to European gardens.

Fountain Pen

The Sultan of Egypt king wanted a pen that did not stain his cloths, as the pens at that time did, so the fountain pen was invented for him in 953. It used gravity and capillary to feed the ink to the nib.

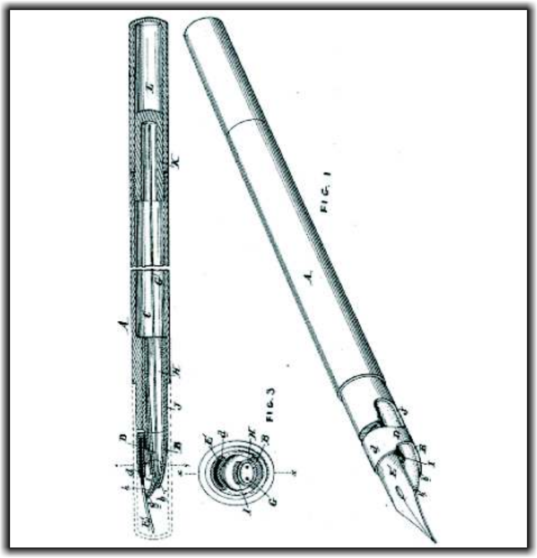

glassware was then introduced to Europe where it became popular.

Persian Carpets

Persian carpets having intricate designs and eye-catching colours, have always been in demand and as they were in the period called in the Middle Ages (476-1500). These carpets commanded much values not only in Persia but also in Europe., The bright colours were the result of the development of chemicals and dyes which were unknown in Europe.

Bank Cheques

Bank cheques are considered a norm of life these days. How many know that the world "cheque" originated from the Arabic "Saqq" which was basically a written vow to pay for goods when they were delivered. It is said that in the ninth century, a businessman could cash his cheque in China drawn on his bank in Baghdad. This 'cheque' system was introduced in Baghdad in the ninth century.

Spherical Earth

Muslim scholars of the ninth century had declared Earth to be a sphere and Ibn Hazm stated that Earth revolves around the Sun and not the other way around. This fact also occurred to Galileo, but that was five century later. Muslim astronomers also calculated the circumference of Earth as 40,253 km, which was less than 200 km from the actual circumference that was later to be calculated. Muhammad Idrisi (1100-1165) was a geographer, cartographer and Egyptologist and lived in the court of King Roger of Sicily. In 1139, he presented to the king a globe depicting Earth.

Gun Powder

The Chinese are credited with the invention of the gun powder. However, it was the Arabs who discovered a way of purifying it by using potassium nitrate. It proved to be effective for military purposes. The Crusaders found the device fearsome. By the 15th century, Arab engineers had

years before it was started in Europe.

Numerals

The numbering system probably originated in India but it was the Arabian mathematicians, Al Khwarizmi and Al Kindi, who created numerals which appeared first in around 825. Algebra was named after Al-Khwarizimi's book "al jabr wa'al Muqabalah". Much of the contents of the book are still in use. An Italian mathematicians, Fibonacci, was the first to introduce this mathematics to Europe. By doing so he introduced the continent to algorithm and trigonometry.

A Kindi is credited with the discovery of frequency analysis. This discovery is based on cryptography. Cryptography means establishing codes in order to communicate without anyone knowing about the contents of the communication. Only authorized people can understand what is in the communication.

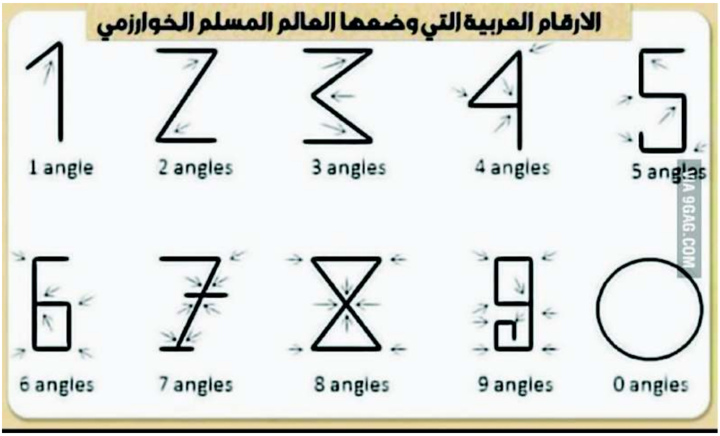

Culinary Art

Ali Ibn Nafi resided in Baghdad but moved to Cordoba (Muslim Spain) in the ninth century. He specialized in culinary art, introducing meals first with soup, followed by meat and vegetables and ended with nuts for dessert. He also introduced crystal glassware. Crystal glass had been created by Abbas ibn Firnas. The idea about meal and

circulation 300 years before William Harvey discovered it. Muslim scientist also developed anaesthesia using opium and alcohol. They also developed hollow needles for eye surgeries to such out cataracts in the technique still used today.

Windmills

Windmills first appeared in Persia in 634 and were used to grind corn and for the drawing of water for irrigation. From Persia the idea went to Arabia. These mills had six to 12 sails, covered either in cloth or palm leaves. Wind mills appeared 500 years later in Europe. Neither Janner nor Pasteur introduced inoculation. This is actually a Turkish discovery for use to inoculate children against smallpox. The wife of the English ambassador to Turkey, Lady Mary Montague, brought the inoculations to Europe in 1724. Smallpox vaccinations were being applied in Turkey 50

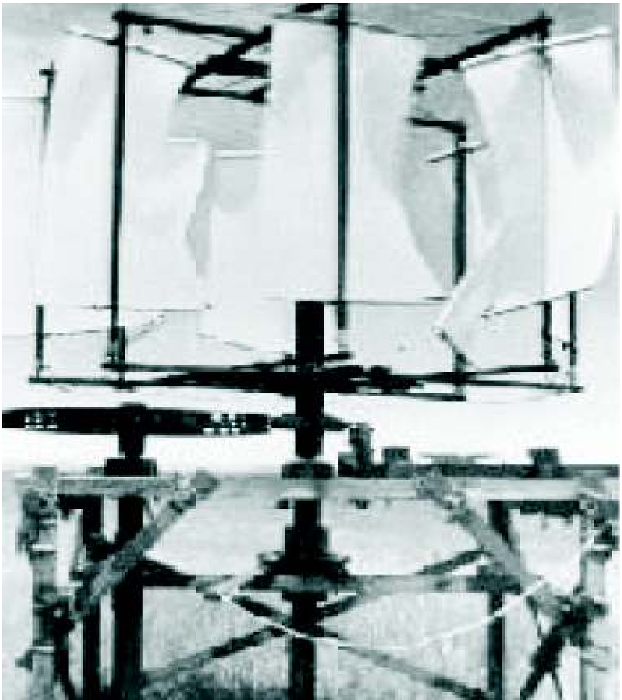

and adopted by Norman builders. As a result, the Islamic arches allowed construction of bigger and grander structures. Consequently, European designers borrowed heavily from the Islamic designs and this showed in the arches of Gothic cathedrals. In addition, European castles and forts also borrowed from Islamic designs of narrow arrow splits, battlements, parapets and barbicans. The architect of Henry V's castle was a Muslim.

Surgical Instruments

The Muslim surgeon Al-Zahrawi developed surgical instruments which are still in use either in their original form or have been slightly modified.

Al-Zahrawi developed 200 surgical instruments. Some of these are scalpels, bone saws, forceps and fine scissors for eye surgery. He also discovered that cat guts were good for internal surgical stitching as they dissolved away naturally.

Another medical scientist, Ibn al-Nafis, discovered blood

Devices". He completed h is book in 1206, a little before he died. He was familiar with the use of pistons and valves which were astonishing inventions for their time. These valves, pistons and crankshaft helped start the Industrial Revolution, first in Britain and later in Europe. He also developed the combination lock.

Quilt

Quilting is the sewing of insulating material between two piece of cloth. It was the Crusaders who came across quilted fabric when they came in contact with the locals in Palestine, whom they called Saracens, Saracens were the Muslim soldiers battling the Crusaders. The clothes that the Saracens wore had quilt made of straw. This acted not only as insulation against the weather but also proved to be an effective protective armour. It was certainly much lighter than the iron armour the Crusaders used. The usefulness of the quilt was noticed by the Crusaders who brought back the idea to Europe where it was readily accepted. It was not long before quilting became a cottage industry in England and Holland.

Islamic Arches

Islamic arches in building not only looked nice but they also provided structural strength to the buildings. This was in contrast to the round arches that were built by the Romans

in use today. In addition, he also discovered sulphuric acid and nitric acid. He also invented the alembic still which could make intense rose water as well as alcoholic spirits. His contribution to chemistry is so monumental that he is called the father of modern chemistry.

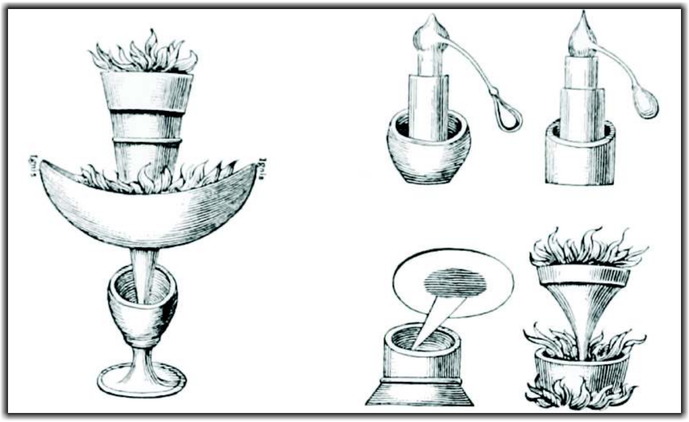

Mechanical Engineering

If Jabir ibn Hayyan is considered father of chemistry, then Ismail al Jazzari (1136-1206) can be called the father of mechanical engineering. He was the inventor and designer of many mechanical objects.

Amongst his invention is the crankshaft which converted rotary motion into linear motion. He wrote a book called "The book of Knowledge of Ingenious Mechanical

to Persia. Here, the game was perfected as we know it today. From Persia the game spread east and west. It was introduced to al Andalus (Muslim Spain) in the 10th century and from there it found its way to Europe. The "rook" of today's chess is really derived from Persian "rukh" which means chariot.

Soap

Muslims were the first to introduce soap as it is known today. They used vegetable oil, sodium hydroxide and herbal oils. In its earliest forms, Egyptians and Romans used soaps of sort. In 1759, an Indian Muslim opened a bath in Brighton called "Mohammad's Indian vapour bath". He was appointed "Shampooing Surgeon" to King George IV and William IV.

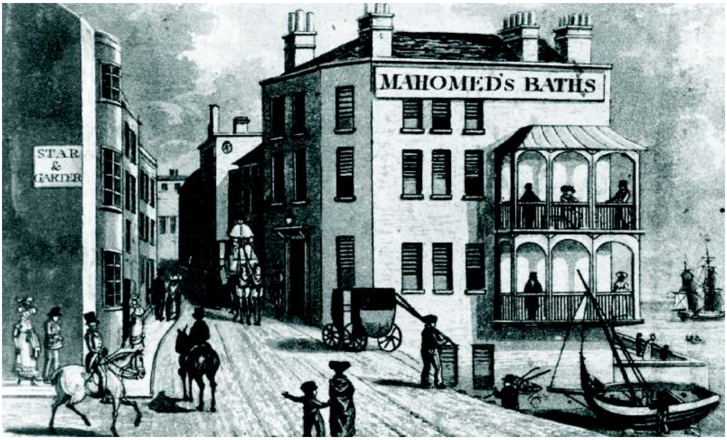

Chemistry

Jabir ibn Hayyan was a scientist living in the ninth century. In the year 800, he changed alchemy into chemistry. Alchemy was based more on spiritual, magical and philosophical beliefs. Chemistry, on the other hand, is based on scientific facts, observations and experiments. He invented distillation, which is a means through which liquids are separated according to their boiling points. He also developed processes and apparatus for liquefaction, crystallization, distillation, purification, oxidation, evaporation and filtration. Many of the processes and apparatus are still

Although a resident of Baghdad, he moved to Cordoba in al Andalus (Muslim Spain). He climbed atop the minaret of the Grand Mosque of Cordoba and jumped from there. He did not fly, but rat her floated down to earth and crashed. However, the crash was not severe and he sustained minor injuries.

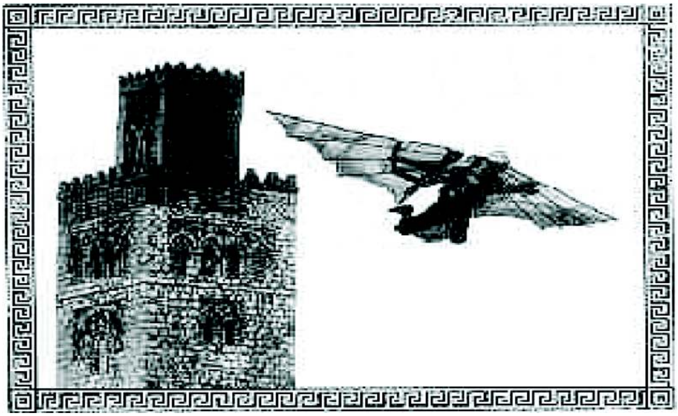

The experiment showed the first "parachute" in action. In 875, he built another flying machine using silk and eagle feathers. This time Ibn Firnas jumped from a mountainside. He did fly for a few minutes, but crashed again. Once again he sustained light injuries. He correctly noticed that absence of a tail resulted in the crash. Baghdad airport is named after him as well as a crater on the moon.

Chess

A form of chess was played in India and made its way

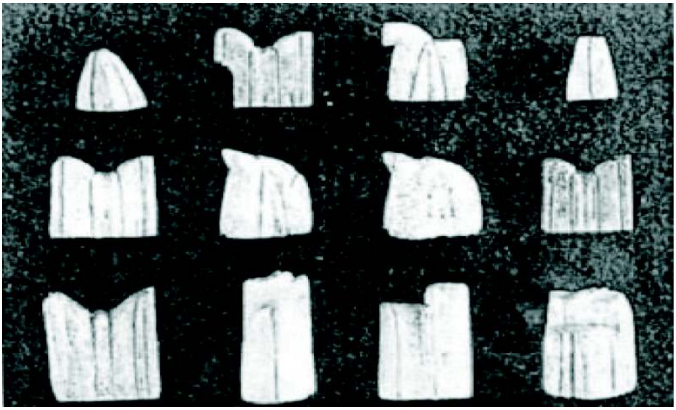

After it was introduced in Turkey, it made its way from here to Europe as Turkey did good business with Europe, coffee too, figured in the trade. It is believed to have reached Venice by 1645 and then westward from there to other parts of Europe.

In 1650, a Turk by the name of Pasquja Rosee, opened a coffee shop on Lombard Street, London. The word coffee is derived from Arabic "qaveh". In continental Europe it is called "café".

Pinhole Camera

In ancient Greece, it was thought that the eyes emitted rays like laser, and that enabled one to see objects. It was a Muslim scientist who lived in the 10th century, Ibn al Haithan, who said that light entered the eyes and not the other way around. Al Haitham was a physicist, mathematician and astronomer. He discovered that light entering through a pin hole into a completely darkened box would create a picture at the back of the box. He called the box "qamarah" from which the word "camera" is derived.

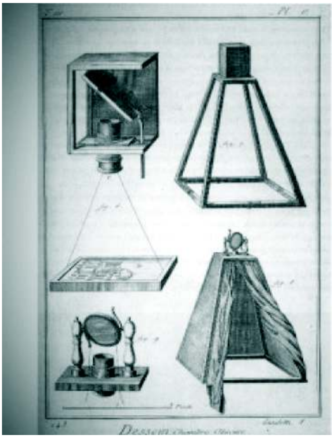

First Parachute

In 852, Abbas ibn Furnas, poet, astronomer, musician and engineer, built a cloak having wooden strips, allowing the cloak to spread out as birds, wings do when in flight.

THINGS THE MUSLIMS INTRODUCED TO THE WORLD

By Jawaid Haider

(DAWN YOUNG WORLD. 3 September 2016)

Before Galileo, da Vinci and Newton, there were Ibn Hazim, Ibn Nafis, Al-Zahrawi and al-Khwarizmi.

Who were they, you must be wondering. Well, it really is a shame that we all know people from the Western world who were pioneers, discoverers and trailblazers of their times and to whom the world owes much of its advancement.

But when it comes to people of similar stature and deeds from the East and the Muslim world, we go blank. We do not know if there are people who made important discoveries that the world today owes its progress to or that there are so many things popular everywhere but which originated from Asia and the East.

Today we will look at some of the things that were introduced to the world by Muslims.

Coffee

The Muslim introduced coffee to the world. It arrived from Ethiopia to Yemen and the drink was found pleasant, so it began to spread from there to other places as well as to Makkah. As Muslims from far and wide visited the holy city, they took coffee to their country thereby acquainting distant lands with this beverage.